فہرست مضامین

اطلاع اخبار سب خریداران کے نام وقت مقررہ پر دفتر سے روانہ ہوتا ہے - جس صاحب کو کوئی پرچہ نہ ملے اُنکو چاہیئے کہ جو پرچہ نہیں پہنچا وہ پرچہ اخبار کی اگلی اشاعت تک طلب کریں ورنہ بعد میں وہ پرچہ مطلوبہ نہیں ملے گا - منیجر -
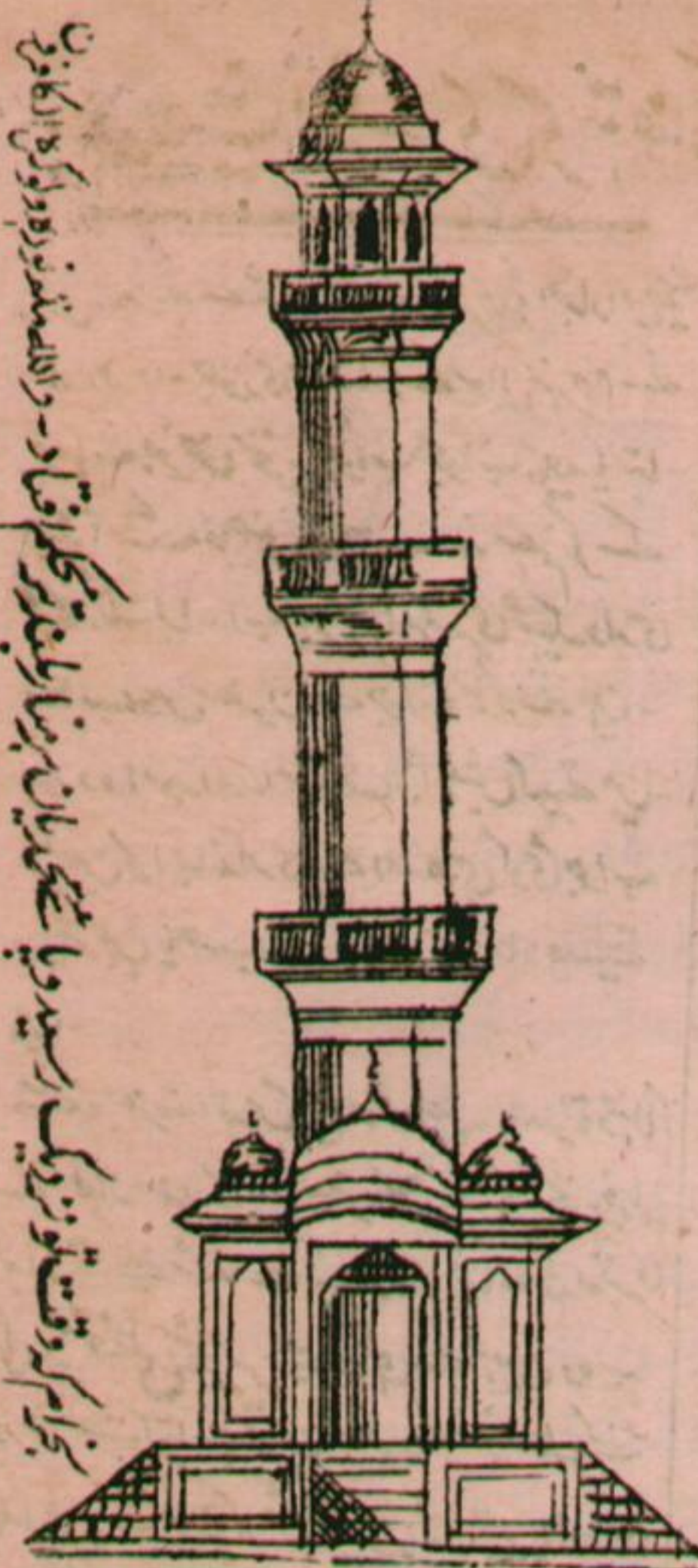
نمبر ۱۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷- اپریل سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۲- صفر سنہ ۱۳۲۴ھ | جلد ۱۰

خداتعالیٰ کی قہری تجلّی کا نیا ظہور

کوہ وِسُوویس جو ایک خطرناک آتش خیز پہاڑ اٹلی کا ہے اسکی آتش فشانی اور اسپر زلزلہ نے وہاں غضب ڈھایا جس سے اٹلی بھر میں کہرام مچا ہوا ہے - اسپر مفصل آرٹیکل اگلی اشاعت میں انشاء اللہ ہوگا -
یوم تاتی السماء بدخان مبین وتری الارض یومئذ خاشعۃ مصفرۃ کا پورا نظارہ نظر آرہا ہے - پہاڑ مذکور سے تیس تیس میل کے فاصلہ پر جو شہر اور گاؤں ہیں وہ اسکے پتھروں کی بارش اور کہولتے ہوئے مادے کی طغیانی سے برباد ہورہے ہیں - آسمان دہواں دہار ہورہا ہے - راستہ اور بازار بند ہوچکے ہیں سبزی کا نام ونشان نظر نہیں آتا - رقیق مادہ (لاوا) کی ندی بہی بہ نکلی ہے خود بادشاہ اُنکی مصیبت زدہ علاقہ میں دورہ کررہے ہیں مگر سفر دشوار ہورہا ہے - نیپلز (جسکے لئے انگریزی میں مثل ہے کہ مرنے سے پہلے نیپلز ضرور دیکھو) کا بازار مانٹ اولیوٹس تباہ و برباد ہوگیا - ایک گرجا کی چھت گر پڑی جسنے پادریوں اور دوسرے لوگوں کو خدا کی گود میں آرام کرنے دیا - ۹۷ آدمیوں کی نعشیں گرجا کے ملبہ سے نکل چکی ہیں - خطرناک تباہی آرہی ہے - خدا اپنا رحم کرے *

دارالامان کا ہفتہ

(۱) اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپکے اہلبیت اور خدام خدا کے فضل وکرم سے اچھی طرح ہیں -
(۲) حکیم الامۃ کا درس قرآن کریم پھر شروع کر شروع ہوا خدا کرے کہ اس کے بیسیوں دور ہوں -
(۳) فاضل امروہی نے ایک مفید اور عجیب رسالہ لکھا ہے جو گولڑی کیلئے خصوصًا مفید ہوگا - انشاء اللہ العزیز -
ہفتہ زیر اشاعت میں حیدر آباد دکن کے ڈاکٹر ظہور اللہ احمد سول سرجن مع اپنے احباب کے دارالامان حاضر ہوئے اور شرف بیعت سے مشرف - لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر نور محمد صاحب حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور بابو غلام محمد صاحب حاضر ہوئے - ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب بہی تشریف لائے - ڈاکٹر صاحب شاہ پور سے تبدیل ہوکر لاہور آگئے ہیں شاہ پور میں ان کی رخصت پر وہاں کے رؤسا اور حکام نے ڈاکٹر صاحب کو ایک پبلک الوداعی جلسہ دیا جس میں ڈاکٹر صاحب کی خدمات اور حسن اخلاق کا خصوصًا اعتراف کیا ڈاکٹر صاحب ایک معقول ترقی پر لاہور آئے ہیں (مبارک ہو)
نارووال ضلع سیالکوٹ - بنگہ ضلع جالندھر - اور کئی مقامات سے احباب حاضر ہوکر سعادت اندوز ہوئے اللّٰھم زِد فزِد -
(۵) بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر واپس تشریف لیگئے -

تازہ الہامات و رؤیا

۱۳- اپریل سنہ ۱۹۰۶ء - تاللہ لقد آثرک اللہ علینا وان کنا لخاطئین -
۱۴- اپریل سنہ ۱۹۰۶ء - رؤیا میں دیکھا کہ طاعون ترقی کررہی
الہام - زلزلہ آیا زلزلہ آیا
رؤیا - دیکھا زلزلہ آرہا ہے
الہام - انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھدًا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا -
۱۵- اپریل سنہ ۱۹۰۶ء - رؤیا - عالم رؤیا میں دیکھا کہ ایک سانپ بشکل مگہہ (مرغابی کی قسم کلان) میرا تعاقب کررہا ہے اسکا میرا کوئی دو تین گز کا فاصلہ ہوگا میں کہڑا ہوگیا وہ بہی کہڑا ہوگیا میںنے کہا خدا قاتل تو باد
مرا از دست تو محفوظ دارد
پھر نظارہ بدل گیا میںنے دیکھا کہ گویا میں اسپر سوار ہوں اور میںنے اس کی گردن کو پکڑا ہوا ہے - مگر چونکہ گردن لمبی تہی اس واسطے اس نے گردن پھیر کر میرے ہاتہ کو کاٹنا چاہا مگر کاٹ نہ سکا اور میںنے احتیاطًا اُس کی گردن سر کے قریب سے پکڑ لی -

....

فرمایا کہ کوئی مخالف پوشیدہ منصوبہ ہمارے خلاف کررہا ہے جسکا ہمیں علم نہیں - پہلے جو رؤیا تلاشی وغیرہ کے متعلق ہوئی ہے - اور الہام عورت کی چال وغیرہ ہوئے ہیں وہ اسی سے متعلق معلوم ہوتے ہیں مگر خداتعالیٰ اپنی نصرت ظاہر کرے گا - اور اسے نامراد اور مخذول کرے گا -
۱۶- اپریل سنہ ۱۹۰۶ء - رؤیا میں مولوی عبدالکریم صاحب کو دیکہا گویا زندہ ہوگئے ہیں - میںنے پوچھا زخموں کا کیا حال ہے تو کہا کہ سب اچھے ہوگئے - اسپر خواب میں بڑا تعجب ہورہا ہے کہ یہ اچھا ہوتی ہے پھر خواب ہی خیال گذر رہا ہے کہ خواب نہ ہو مگر بہت سے لوگ جمع ہیں اور سب جاگتے ہیں - فرمایا خدا کوئی عجیب کام دکہائیگا - اور کسی مردہ کام کو زندہ کرے گا -
الہام - انی حفیظک - میں تیری حفاظت کروں گا

(۱۷) وَاِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۳۰ دختر کشی کی بابت باز پرس ہوگی کہ بے گناہ کیون قتل کی گئی - یعنے ایسا امن کا زمانہ ہوگا کہ ضعیف سے ضعیف اور بیکس سے بیکس اور کس مپرس سے کس مپرس کی تکلیف اور ظلم کی بابت باز پرس ہوگی - کیونکہ ایسے لڑکے سے زیادہ کوئی کس مپرسی کی حالت مین نہین کیونکہ جو اسکی غمخوار مددگار تکلیفون کے دور کرنے والے ظالم کے ظلم سے چہڑانے والے ہین وہی اسکے قاتل ہین اور ایسے مظالم کی رپوٹ کرنی تہی وہی اس ظلم کے چہپانے کے ساعی ہین - اس لئے اس سے زیادہ کوئی بیکس نہیں جب اسکے متعلق بہی باز پرس ہوگی تو پھر کیسے امن کا زمانہ ہوگا سو یہ بات آج برٹش گورنمنٹ کے عہد مبارک مین ہمکو اللہ تعالے کے فضل سے میسر ہے فالحمد للہ علے ذالک

(۱۸) وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۳۰ جب رسول اپنے وقت مقررہ پر آجاوینگے یہان لفظ رسول جمع ہے یعنے وہ مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء ہوگا - یعنے بہت سے انبیاء کا بروز ہوگا جیسے بروز محمدی کے لحاظ سے اسکا نام احمد ہے جیسے حضرت مسیح نے بہی یاتی من بعدی اسمہ احمد مین تصریح فرمای بروز مسیح کے لحاظ سے مسیح ہوگا بروز کرشن کے لحاظ سے کرشن ہوگا علاوہ اس کے اللہ تعالے نے بذریعہ الہام اور بہت سے انبیاء ابراہیم موسیٰ یوسف داؤد وغیرہ کا بروز بہی فرمایا ہے جسکی تصریح براہین احمدیہ مین مختلف مواقع پر موجود ہے -

غرض فضائل حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود کہا تک لکہون - اگر صرف وہی فضائل لکہے جاوین جو قرآن مجید مین ہین تو یہ خط ایک بڑا رسالہ بلکہ کتاب بن جاتا ہے - پھر احادیث اور اقوال اولیاء اللہ اس کے علاوہ ہین -

ہان آپنے فضائل حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ مین ان کا داماد رسول ہونا لکہا ہے - اول امر ... دوم - اگر دامادی فضیلت ہے تو حضرت ذی النورین زیادہ افضل ہین - ... تیسرا - اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۲۶ - یعنے اللہ تعالے کے نزدیک زیادہ عزت اسی کی ہوگی جو زیادہ متقی ہوگا - اور یہ آیت شریف رشتہ داری کے موقع پر ہی فرمائی - پھر اس کے مطابق امر خلافت مین اللہ تعالی نے حسب وعدہ خود حضرت صدیق فاروق ذی النورین کو الاول فالاول خلافت دیکر اسپر عمل کر کر دکہا دیا -

چوتہا - ایک چور کی سفارش پر حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ چوری کرتی تو تاتہہ بہی کاٹا جاتا اس سے صاف فرما دیا کہ رشتہ داری معاملہ دین مین کوئی چیز نہین -

پانچوان - يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۲۲ یعنے اے نبی کی بی بیو اگر تم سے کوئی ناجائز کام سرزد ہوگا تو تم کو بہ نسبت اور لوگون کے سزا زیادہ ہوگی -

چہٹا - فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ ۱۸ یعنے نفخ صور ہونے پر کوئی رشتہ داری کا لحاظ نہوگا -

ساتوان - نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۶ یہود نصاریٰ نے کہا ہم تو خدا کے بیٹے ہین کہ اولاد انبیاء ہین اس لئے ہم محبوب بہی ہین اللہ تعالے نے فرمایا کہ اگر رشتہ داری کا لحاظ ہوتا تو تمکو عذاب نہ ہوتا کیا کسی زانی کو آتشک سوزاک اس سبب سے نہین ہوتا کہ وہ سید ہے -

انا مدینۃ العلم و علے بابہا کے تو یہ معنے ہین کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو علوم لا تعد و لا تحصی دی گئی تہی ان کا ظہور مختلف دروازون سے ہوگا اور منجملہ اور دروازون کے حضرت علی بہی ایک دروازہ جیسے ...... بڑے بڑے شہرون کے بہت دروازے ہوتے ہین - ورنہ ایک دروازہ تو چہوٹے سے چہوٹے گاؤن کا بہی نہین ہوتا - چنانچہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو صحابہ اعلمنا سب سے زیادہ علم والا کہا کرتے تہے - انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ یہ ایک پیشگوئی ہے جو ٹہیک ٹہیک لفظ بلفظ پوری ہوئی یعنے جیسے خلافت موسیٰ ؑ کی حضرت ہارون نہین سنبہال سکے اور انکی خلافت مین فساد ہوگیا اسی طرح تو بہی خلافت نہ سنبہال سکے گا - اور تیرے زمانہ خلافت مین فساد ہو جاوے گا - اور جیسے ہارون کو ضعیف سمجہکر قتل کرنے کا ارادہ قوم نے کیا تہا ویسا ہی حضرت علی کو بہی قوم نے ضعیف سمجہکر شہید کر ڈالا قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۹ یعنے اے میری مان کے بچے قوم نے مجہے ضعیف سمجہکر قتل کرنا چاہا تہا -

اب غور کرو کہ صرف اسی ایک بات مین مرزا صاحب کی فضیلت کسقدر ثابت ہوتی ہے کہ جو فسادات تیرہ سو سال مین جمع ہوئے ہوئے - اور جن فسادات کی عظمت اسقدر تہی کہ تمام انبیاء اپنی اپنی امت کو اس سے ڈراتے رہے ان سب کے ازالہ کے لئے مرزا صاحب مبعوث ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت قرآن مجید مین انکی کامیابی کی ہی خبر دیدی - مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وہ زمانہ ملا جسکی اصلاح اول حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پھر صحابہ کبار علی الترتیب کر چکے تہے - اوس زمانہ اصلاح شدہ کو بہی نہ سنبہال سکے -

علاوہ اسکے مرزا صاحب رفع فسادات اندرونی و بیرونی تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے - اور کامیابی کا تاج اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت ہی انکے سر پر رکہدیا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ فساد اندرونی جو اسی زمانہ مین صرف جزیرہ نمائے عرب مین پیدا ہوگیا تہا نہ مٹا سکے -

صرف کسی کا نام شیر یزدان غالب علی کل غالب رکہہ لینے سے کوئی شیر اور غالب نہین بن سکتا کام دکہلانا چاہیئے -

علاوہ اس کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ الہام نہ قرآن مجید مین ہے نہ احادیث مین اور نہ خود حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ مین مبعوث ہوا ہون - ہان - پیران نمی پرند و مریدان مے پرانند والی بات ہے مگر مرزا صاحب نے تو خود دعوے الہام کیا انکی سچائی کی شہادت اللہ تعالے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیگر اولیائ آسمان نے زمین نے ستارون نے طاعون نے منع حج نے زلازل نے وغیرہ وغیرہ نے دی -

حکیم فضل دین از قادیان

مراسلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

مکرمی اڈیٹر صاحب زاد عنایتہ -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل چند سطور اپنے اخبار مین درج فرما کر مشکور فرماوین -

اِنِّيْ مُهِيْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کا ایک اور نشان

حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کے الہام بالا کے چند مخالفین یہان نشانہ ہوئے ہین - اور نہایت کہلے طور پر نشان ظاہر ہوا ہے - لیکن ایسے نشانون سے صرف وہی لوگ فائدہ اٹہا سکتے ہین - جن مین سعادت کا کوئی مادہ باقی ہو - یہان ایک پارٹی حضرت اقدس کے مخالف اشخاص کی تہی - جنہون نے حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کی تکذیب اور ان کی تعلیم پر نکتہ چینی اپنا فرض سمجہ رکہا تہا - ان مخالفین مین سے قاضی محمد اکبر خان مخالفت اور بدگوئی مین سب سے بڑہا ہوا تہا - اور احمدی جماعت کے افراد کے ساتہہ لڑنا - جہگڑنا - اس کا کام تہا - جب تک وہ یہان بہ حیثیت سرکاری عہدہ دار کے رہا - علاوہ دیگر فرائض کے مرزا صاحب کی بدگوئی اور غیبت کرنا اوس کا بڑا فرض تہا - آخر کار اسکی زبانی مناظرات و خرافات کا نتیجہ کتاب مسمی بہ موازنۃ الحقائق مین ظاہر ہوا - جو اس نے ہزارہ کے دو تین ملانون کی تائید سے زبان فارسی مین لکہی - اور اس نے اس کتاب مین یہان تک غلو کیا - کہ یہان تک لکہہ دیا - کہ احمدی جماعت کے افراد کا قتل کر دینا گناہ کی بات نہین - اور صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم شہید کے واقعہ شہادت کا ذکر کرتی ہوئی لکہا کہ امیر حبیب اللہ صاحب والی ملک افغانستان کے جملہ گناہون کی مغفرت کا باعث صرف یہی ایک واقعہ ہو سکتا ہے - جو اس نے ایک احمدی کے قتل کرنے مین دلیری سے کام لیا - مجہے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ یہ کتاب ملک افغانستان مین کسی طرح سے امیر صاحب کی خدمت مین روانہ کی گئی - لیکن وہان سے مصنف کو کوئی تسلی بخش جواب نہین ملا - اور شاید اس غرض سے زبان فارسی مین تحریر کی گئی ہو - جو لوگ کہ قاضی موصوف سے ذاتی واقفیت رکہتے ہین - انکو اچہی طرح سے معلوم ہے کہ اسکی دل مین اس جماعت کی طرف سے کسقدر عناد اور بغض ہے - اور مین یہ کہنے کو تیار ہون - کہ وہ حضرت صاحب کے دیگر

دیگر مخالفین و مکفرین سے اگرچہ علم میں بہت کمتر درجہ پر ہے اور علوم دینی سے بالکل نابلد ہے۔ لیکن دشمنی اور حسد مین اُن سے اس کا درجہ کسی طرح سے بھی کم نہین -

مینے مصنف موصوف کی اس اندرونی حالت کی اطلاع اپنے آقا و مولٰی حضرت امام الوقت کو بھی بذریعہ خط دی - اور بوجہ چند احباب قادیان مین بھی حضرت اقدس کی جناب مین ذکر کرنے کا موقع ملا - کتاب مذکور کو مولانا محمد احسن صاحب فاضل امروہی کیخدمت مین روانہ کرکے التماس بھی راقم نے کی تھی کہ اس کا جواب زبان فارسی مین ہی تحریر فرمایا جاوے جسپر مولانا موصوف نے لکھا کہ مصنف کتاب "موازنۃ الحقایق" اہل علم معلوم نہین ہوتا - اسلئے وہ فاضل امروہی کا مخاطب صحیح نہین اور کہ انہون نے صرف اس عاجز کی تحریک پر کتاب مذکور اسسٹنٹ ایڈیٹر الحکم کو بدین غرض دیدی ہے کہ وہ فارسی مین اُسکی لچر پوچ اعتراضات و خرافات کا جواب لکھین چنانچہ جن احباب کی خدمت مین اخبار الحکم جاتا ہے وہ اس سے واقف ہین - کہ تہوڑی مدت تک کتاب موصوف کا جواب اخبار الحکم مین بزبان فارسی چہتا رہا ہے -

ابھی زمانہ سے قبل کہ قاضی موصوف نے حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کا اعلان شروع کیا - حکام بالادست کو اُس کی طرف سے کوئی شکایت نہین تہی - اور وہ آہستہ آہستہ بتدریج ترقی کرتا رہا - لیکن جونہی کہ کتاب "موازنۃ الحقایق" کے مسودات لکھنے اور مرتب ہونے شروع ہوئے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قاضی موصوف پر آفت پر آفت کا سامنا ہوتا رہا - چنانچہ سب سے اول جناب میجر ٹامسن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع ہزارہ کی ناراضگی کا ظہور کئی پہلوؤن مین قاضی موصوف کے برخلاف شروع ہوا جن کو وہ احباب اچھی طرح سے جانتے ہین جو یہان رہتے ہین - چونکہ مصلحت نہین ہے کہ ان تمام ابتدائی واقعات کو درج پبلک اخبار کیا جاوے - اس لئے مین ان کی نسبت سکوت اختیار کرتا ہون اور صرف اتنا کہنا چاہتا ہون کہ آخر قاضی موصوف کو اپنی ملازمت ماتحت صاحب بہادر موصوف مشکل نظر آنے لگی اور آپ نے ایک سال سے کچہہ زاید رخصت حاصل کی - اور دوستون مین مشہور کیا - کہ قاضی صاحب نے حج کا ارادہ کیا ہے - اور

بیت اللہ شریف لیجاوین گے - اس عرصہ مین کتاب شایع ہو چکی تہی - اور قاضی موصوف نے کتاب جسکی معمولی طور پر ۶ یا ۸ قیمت ہو سکتی تہی - بہ خیال تجارت یا نفع رسانی خلقت عہ قیمت مقرر کی - اور دوستون کو خود بخود وی پی کر کے نسخہ جات ارسال کردئے - شاید یہہ اسلئے ہوگا کہ قاضی صاحب کو حج بیت اللہ مین زاد راہ مین کافی مدد مل جاوے -

لیکن مین بہرحال مشکور ہون کہ مجھے ایک کاپی مفت عنایت کی گئی - جسکو مینے فاضل امروہی کیخدمت مین ارسال کیا تہا -

مجھے ان واقعات کے درج کرنے کی بھی ضرورت نہین ہے - جو درمیان قاضی موصوف و حکام بالادست زبانی طور پر گذری - ہان صرف اتنا کہنا چاہتا ہون کہ رخصت حاصل کر کے قاضی صاحب موصوف وطن مالوف تشریف لیگئے - اور تہوڑے عرصہ مین ہی ایک مقدمہ قتل کی وجہ سے جو ان کے کسی نزدیکی رشتہ دار پر ہوا - بہت عرصہ تک مشوش رہے -

سُنا گیا ہے کہ وہ رشتہ دار اُس وقت عبور بدریائے شور ہو گیا تہا - بہرحال قاضی صاحب موصوف کی اس زمانہ کی زندگی نہایت پریشانی مین گذری - خود اون کے اون خطوط سے ظاہر ہوتی ہے جو انہون نے اس زمانہ مین وقتاً فوقتاً اپنے ان احباب کو لکھے جو اُن کے ہم خیال و ہم زبان تہے - یہہ واقعہ ابھی تازہ ہی تہا کہ ایک دوسرے خون کے مقدمہ مین قاضی صاحب کے برادر حقیقی پر اشتباہ ڈالا گیا - جسمین پہر خلجانی و پریشانی اُن کے لاحق حال رہی - معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ وہ ان کا بہائی علاقہ غیر مین چلا گیا تہا - اور قاضی صاحب موصوف کو اس وجہ سے بہی زیادہ حیرانی و سرگردانی تہی - یہہ ہر دو واقعات اسی ایک سال کے اندر اندر کے ہین جب آپ رخصت پر تشریف رکہتے تہے - احباب بڑے شوق سے منتظر تہے کہ اب قاضی صاحب اپنی جگہ پر واپس آکر کرسی عدالت پر رونق افروز ہوتے ہین - کیونکہ رخصت کے ایام گذرنے کے قریب تہے کہ یکایک ایک اڑتی ہوئی خبر کان مین پہنچی کہ قاضی صاحب اپنے عہدۂ تحصیلداری سے موقوف ہو گئے ہین - اور آخر وہ الہام "اِنِّی مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ" کا انکے حق مین نہایت واضح طور پر پورا ہو گیا ہے - سُنا ہے کہ جناب ریونیو کمشنر صاحب بہادر صوبہ سرحدی نے جو نہایت ہی بیدار مغز اور منصف مزاج ہین - جو صوبہ سرحدی کے

حالات سے نہایت اعلےٰ درجہ کی واقفیت رکہتے ہین ایک بڑے لمبے فیصلے مین یہہ موقوفی کا حکم لکہا ہے - غالباً اس حکم کی نقل سے بہت عمدہ عمدہ امور ظاہر ہونگے - جو اہل بصیرت کے لئے قابل عبرت ہونگے - اور امید ہے کہ پشاور کی جماعت مین سے کوئی احمدی بہائی اس حکم کی نقل اردو انگریزی مین لیکر اور شایع کروا کر لوگون کی دلچسپی کو بڑہا دین گے -

یہہ مختصر حالات ہین اس شخص کے جس نے کتاب "موازنۃ الحقایق" برخلاف حضرت مرزا صاحب امام الوقت لکہی اور خود اسی دنیا مین اپنے ہاتہون سے دو درخت تیار کروایا اور خدا کی وحی کے نیچے آکر خود ذلیل ہو گیا - کیا یہ واقعہ اہل بصیرت کی آنکہین نہین کہولیگا ؟ - اور کیا اہل دل اس سے عبرت نہین حاصل کرینگے ؟ یہہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک دنیا کا کیڑا خدا کے فرستادہ اور مامور کا مقابلہ کرے اور عزت پاوے ؟ - اگر ایسا ہو تو دنیا مین اندہیر مچ جاوے - اور خدا کے پرستارون کی بے وقعتی شہرۂ آفاق ہو جاوے -

مسلمانون کو چاہئے کہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کرین اور جتلائین کہ کیون ایک دنیا دار اپنی دنیا داری کے رنگ مین ہی پکڑا گیا اور ذلیل ہوا - کیا اس سے بڑہکر بے عزتی ایک شخص کے لئے ہو سکتی ہے کہ تحصیلداری کی عہدہ سے موقوف کر دیا جاوے - جس کی حصول کے لئے اپنی زندگی کا بہترین حصہ خرچ کیا ہو - اور اس طرح مامور کی مخالفت کر کے خود اپنی ذلت اور خواری کا بیج اپنے ہاتہون سے بو ئے -

باقی اِن کے یاران طریقت کا حال جنہون نے مرزا صاحب کی مخالفت کی پہر کبہی تحریر کرون گا - لیکن اتنا عرض کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ ان مین سے ہر ایک پر کوئی نہ کوئی سخت مصیبت اسی قسم کی پڑی جیسی کہ مصنف کتاب پر - وہ بہی عہدہ داران سرکاری تہے - دو موقوف ہو گئے - اور ایک عرصہ تک معطل رہا - انکے حالات دوسری دفعہ ابلاغ خدمت کرونگا -

یہہ نشان ہر طرح سے پورا ہوا -

فالحمد للہ علےٰ ذالک

والسلام

عاجز نور احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حاجی علیجانصاحب دہلوی مرحوم کی مسجد اور اوسکی اہلحدیث

حضرات اہلحدیث کو خصوصاً اور دیگر اہل اسلام کو عموماً واضح ہو کہ مسلمانان مدعیان عمل بالحدیث کی اخلاق فاضلہ اور تبحر علم کے نمونے اگر دیکھنے منظور ہون تو ہمارے مندرجہ ذیل واقعہ کو سُنکر اس باغ کی بہار کا اندازہ کرلین - اگرچہ مین بھی اہلحدیث ہون اور منشی محمد یعقوب صاحب بھی اہلحدیث ہین جنکا ذکر اس بیان مین آگے چلکر آوے گا مگر خدا کا شکر ہے کہ مین غالی اہلحدیث نہین ہون اور نہ ایسا عامل بالحدیث ہون کہ مقلدون کی بھی کان کاٹون یعنے جس طرح وہ تقلید مین باوجود تحقیق ہوجانے کسی مسئلہ کے پیچہے رہتے ہین اوسیطرح مین بھی حدیث کو قرآن کا قاضی اور حاکم سمجہون اور مستغیث قرآن کو حدیث کی عدالت مین پیش کرون -

اللھم احفظنا من ھذہ العقیدۃ الفاسدۃ -

اب وہ واقعہ بیان کرتا ہون جو عامل بالحدیث اور وارثہ انبیا کے حسن اخلاق کا نمونہ ہے - چند یوم ذکر ہے کہ یہ عاجز ہمراہ اپنے ایک دوست منشی [illegible] اہلحدیث بغرض ادائے نماز مغرب حاجی علی جان صاحب مرحوم کی مسجد واقع کوچہ خانچند مین گیا - جماعت اول ہو چکی تہی - خاکسار نے منشی صاحب سے کہا آپ نماز پڑہادین منشی صاحب نماز پڑہانے لگے اور چند اشخاص دیگر بھی جو بعد مین آئے تہے شامل جماعت ہوگئے بعد ادائے سلام مولوی احمد اللہ صاحب امام مسجد ہذا نے جو کہ اپنے زعم مین بڑے عامل بالحدیث اور مناظرہ میں بھی آپ [illegible] ایک طالب علم کو بہیجا کہ جا کر دریافت کرو - منشی صاحب کا مذہب کیا ہے ؟

طالب علم - آپ کون ہین اور آپکا مذہب کیا ہے ؟

منشی صاحب - مین مسلمان ہون محمدی المذہب ہون -

طالب علم - تم قادیانی تو نہین ہو ؟

منشی صاحب - مین پانی پت کا رہنے والا ہون -

یہہ باتین ہو رہی تہین کہ ایک اور صاحب جو یہہ اپنے تئین بڑا موحد - متقی اور پکا اہلحدیث

سمجھتے ہیں طالب علم سے کہنے لگے کہ ان سے یہ پوچھو تمہارا عقیدہ کیا ہے "

افسوس ہے آپ کے علم اور عقل پر کہ ایک شخص اقرار کرتا ہے - میں مسلمان ہوں - اور نماز بھی اہل حدیث کی طرح آمین بالجہر اور رفعیدین کے ساتھ پڑھتا ہے - علاوہ ازین یہہ کہ منشی صاحب سے آپ کی ملاقات بھی دیرینہ ہے اور پھر دریافت کرتے ہیں کہ عقیدہ تمہارا کیا ہے ؟

سبحان اللہ باوجود مولوی اور مدرس ہونے کے بھی آپ کو آجتک خبر نہیں کہ اہل اسلام کا عقیدہ کیا ہوتا ہے - اسی گفتگو میں ایک اور اہل حدیث فرماتے ہیں - کہ تم مرزا قادیانی کو کیسا سمجھتے ہو ؟

اس عاجز راقم مضمون نے کہا کہ ہم مرزا صاحب کو تمام دنیا کے موجودہ مسلمانوں سے افضل جانتے ہیں - بس اتنا کہنا تھا کہ ؎

چاروں طرف سے کفر کا انبار لگ گیا
گویا کہ ان کی جان پہ ہتیار لگ گیا

اور مکفرین کا گروہ مقابل میں یہ کہہ رہا تھا کہ تم بھی کافر ہو جب تک مرزا کو کافر نہ کہو - دیکھا ہی عاملان بالحدیث یہہ ہے مسجد اہل حدیثوں کی جس میں سہسوانی جیسا فاضل درس قرآن وحدیث سنایا کرتا ہے اس روزمرہ کے درس وتدریس سہسوانی کی یہ تاثیر ہوئی کہ کس زور شور سے مسجد میں کفر کی بارش ہو رہی تھی - اسی باران کفر میں ایک حنفی صاحب بھی دیو کیطرح برس پڑے - یہ ایک بازاری آدمی ہے اور گوٹہ فروشی کا کام کرتا ہے اور ساری عمر اسکی گندم نمائی جو فروشی میں گذر گئی ہے - حقیقت میں یہ شخص حنفی المذہب بھی نہیں ہے کیونکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تو فرمایا ہے کہ جس شخص میں ننانویں وجوہ کفر کی ہوں اور ایک علامت اسلام کی اوسکو بھی کافر مت کہو - مگر اس مقلد نے امام اعظم صاحب کے حکم کو بھی قرآن وحدیث کیطرح ایک صادق کی عداوت کے باعث بالائے طاق رکھکر برسوں کا کفر جو پیٹ میں بھر گیا تھا ایکدفعہ ہی اگل دیا اور صحن مسجد میں سب وشتم کا وظیفہ - لعن طعن کا ورد ایسا شروع کیا گویا ان کا عمل بالحدیث اور تقلید امام صاحب کا نظر آگیا اسپر اس کمترین نے گروہ مکفرین اسلام سے یہ سوال کیا کہ مسلمانوں کو کافر بنانے کی تمہارے پاس قرآن وحدیث سے کوئی دلیل بھی ہے - تو جھٹ سے ایک نیم ملا خطرہ ایمان بول اٹھے کہ قرآن سے دلیل سنو -

اللہ تعالے فرماتا ہے " قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ "

سبحان اللہ کیا دلیل فی البدیہہ اور لاجواب ہے درحقیقت مرزا صاحب نے سچ فرمایا ہے ان ملانوں کے حق میں کہ ؎ مردہ اند وچشم نشان مردار ہم

مجھے ان کی اس قرآن دانی اور قوت بیانی پر ہنسی بھی آئی اور افسوس بھی ہوا - اسی خیال میں یہ نظم بھی بیتے لکھی ہے -

یہ قرآن دانی غضب ڈہا رہی ہے مجھے پیٹ بھر کر ہنسی آرہی ہے
گھٹا اپنے اب جہل کی چہا رہی ہے حدیث اپنے لعنت بھی برسا رہی ہے

یہ ہاں بیوقوفوں کی تقریر دیکھو
اور ان بے تمیزوں کی تکفیر دیکھو

نہیں دین میں انکو کچھہ بھی لیاقت کہ ظاہر ہے باتوں سے کلی حماقت
حدیثوں پہ چلنے کی ہے یہ علامت مسلمان کو کافر کہیں از جہالت

فقط جانتے ہیں یہ کھانا کمانا
امامت کا کرنا نمازیں پڑھانا

خدا کیلئے کام ان کا نہیں ہے امامت جماعت یہ سب عارضی ہے
یہہ وعظ ونصیحت بھی سرسری ہے یہہ بس ایک تنخواہ کی حاضری ہے

کہیں جہاڑو دینے پہ ان کا گذرا
کہیں پانی بہرنے پہ ان کا سہارا

نہ ہی علم قرآن نہ قوت بیانی یہ ہیں سارے دعوے بس انکی زبانی
حیات مسیح کہا انہوں نے جو مانی لئے پہرتے ہیں اک پرانی کہانی

نہ قرآن میں ذکر اسکا کہیں ہے
حدیثوں میں ملتا نشان تک نہیں ہے

نہ قرآن پر انکی مطلق نظر ہے احادیث پر بھی نہ انکا گذر ہے
بنے مولوی پر نہ انکو خبر ہے خدا ہے کہاں اور کعبہ کدھر ہے

کہیں لام تاکید نون ثقیلہ
اسی طرح کرتے ہیں یہ مکر وحیلہ

راقم عبد القادر عرف مستری قادر بخش برف خانہ کوڑیا پل دہلی اہل حدیث وخریدار اخبار اہل حدیث ...

ایک اور نشان ظاہر ہوا

بنگر اے قوم نشانہا خداوند قدیر
چشم بکشا کہ بر چشم نشانے است کبیر

اللہ تعالے کے مرسلین کی تکذیب اور ان سے استہزا کرنا کبھی اچھے اور نیک نتائج پیدا کرنے کا موجب نہیں ہوا - مرسلین وماموریں کی تاریخ پڑہو اور خدا کے راستباز بندوں کے کوائف اور سوانح پر نظر کرو تو اس کتاب کے اوراق کا ایک بڑا حصہ خون سے لکہا ہوا نظر آئیگا - یہہ خونی اوراق خدا تعالےٰ کی ان قہری تجلیوں کے ظہور کو دکہاتے ہیں جو آیات اللہ کے مکذبین پر جلوہ گر ہوئیں -

افسوس ہم جو مسلمان کہلاتے ہیں اور قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں باوجودیکہ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے انجام کو پڑہتے ہیں مگر پڑہتے ہوئے نہیں سمجھتے اور سنتے ہوئے نہیں سوچتے - اسلئے کہ جب خدا تعالے کا مامور ہم میں آیا تو اکثروں نے اسی سنت خبیثان کے موافق استہزا اور تکبر کے ساتھ اسکا مقابلہ کیا اسنے ہر چند ڈرایا اور خدائے غیور کے عذاب سے متنبہ کیا مگر زمانہ کے امتداد کے ساتھ طبیعتیں کچھہ ایسی سخت اور دل کچھہ ایسے مسخ ہو چکے تھے کہ اسکی انا اول المومنین کی آواز سنتے ہوئے بھی اسے دجال اور کذاب کہا گیا - آہ ! اسکی تخریب اور استیصال کے لئے جہانتک انسانی طاقتیں تجاویز اور مکاید کر سکتی تہیں کی گئیں - کرنے والے باوجودیکہ اپنے منصوبوں میں نامراد رہے مگر اس قساوت قلبی کا برا ہو کہ اس نے پہر بھی ماننے نہ دیا - چاہئے تو یہ تہا کہ اپنی ناکامی اور نامرادی کو دیکھہ کر اللہ تعالے کی اس نصرت اور تائید سے حیران ہو جاتے جو اس راستباز کی ہو رہی تہی اور ہو رہی ہے جسے انہوں نے کاذب سمجہا مگر نہیں اسپر بھی دلیری اور بے باکی اور بڑہی - نشان پر نشان دیئے گئے - لیکن یہ لوگ اتنے منہ پہیرتے رہے - آخر خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اپنی قہری تجلیوں کا سلسلہ شروع کیا اور قحط - طاعون - زلزلہ اور دیگر امراض جان ستان نے دنیا کو حیران کیا مگر افسوس ہے نادان انسان تو ان بلاؤں کو بھی اپنے سر لیتا ہوا معرفت کیطرف قدم نہیں اٹھاتا - عام نشانات کو چہوڑ کر مختلف قوموں کو مختلف قہری نشان دیئے گئے لیکن فائدہ اٹھانیوالے بہت ہی کم نکلے - پھر عام نشانوں میں ایک خصوصیت کا رنگ پیدا ہوا اور اِنّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کے نشان نے مختلف صورتوں میں جلوہ نمائی کی - نہ ماننے والوں نے بے عزتیاں سہیں تکالیف دیکہیں مگر ڈہٹائی کو نہ چہوڑا انا للہ وانا الیہ راجعون -

پس ایسے لوگ ہر نشان کو دیکھہ کر منہ پہیر لیتے ہیں - انکے لئے کسی نئے نشان کی تلاوت اور ذکر شاید مفید نہ ہو - مگر جیسا کہ تجربہ نے دکہایا ہے کہ سعادتمندوں نے ہر نشان کے ظہور پر فایدہ اٹھایا اور خدا تعالےٰ کی طرف ایک قدم اور بڑہایا ہے اسلئے میں اس عظیم الشان نشان کو ظاہر کرتا ہوں جو ابھی اسی مہینے میں جموں میں ظاہر ہوا - اور جہاں خدا تعالےٰ کے غضب کی آگ ایک مکذب مفتری کو کہا گئی - اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جموں میں چراغدین نام ایک شخص تھا جسے الہام کا بھی دعوے تہا اور وہ اول اس سلسلہ میں شامل ہونیکا مدعی تہا - مگر بدقسمتی سے اسنے ایک رسالہ لکہا جس میں خدا تعالےٰ کے قایم کردہ سلسلہ کی سخت ہتک کی اور اسمیں بڑی بڑی تعلیاں کیں خدا تعالےٰ کے مبارک سلسلہ کے اولین اور سابقین انصار کی توہین کی اور خود رسالت کا مدعی ہوا - اسپر حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دافع البلاء نام کتاب میں بڑی وضاحت کے ساتھ اسکی اس رسالت کی اصلیت کہولدی اور اسکو خدا تعالےٰ کے آنیوالے غضب سے ڈرایا مگر اسکے سر پر شامت اعمال کا جن سوار تہا -

کچھہ دنوں بعد عیسائیوں کی صحبت اور انکے دام تزویر نے اسپر اور ملمع کیا اور اسنے کہلم کہلا خدا کے برگزیدہ بندہ کی توہین کی اور معاذ اللہ مسیح موعود کو دجال قرار دیا اور آپ اسکی ہلاکت کا مدعی ہوا - وہ نہیں جانتا تہا کہ پہاڑ سے سر ٹکرا کر سر سلامت رہنے کا خیال ایک بیہودہ خیال ہوتا ہے - جس کتاب میں جسکا نام منارۃ المسیح ہے - اسنے بہت کچھہ سب وشتم سے کام لیا ہے - اور عیسائیوں نے اسکی حمایت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا - نام کے مسلمان اخبار نویسوں نے محض سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عداوت کیوجہ سے اسکی بیہودہ اور مخرب اسلام کتاب کی تعریف کی اور اسکی بیباکی کو بڑہایا - اور اس نے ایک اور کتاب لکھنے کا ارادہ کیا مگر اسکی شوخیوں نے اسکا پیالہ لبریز کر دیا تہا آخر خدا تعالےٰ کے قہر اور غضب کی بجلی اسپر گری اور طاعون کے جیسا کہ رسالہ دافع البلاء میں پیشگوئی مذکورہ کے اندراج کا مفہوم تہا اسے پکڑ لیا اور ایک ہی ہفتہ کے اندر اسکو تباہ وبرباد کر دیا اور اسطرح خدا کی باتیں پوری ہوئیں جو قبل از وقت شائع ہو چکی تہیں - چراغدین کا گھر برباد ہو گیا اسکے دو بیٹے اسکے سامنے ہلاک ہوئے اور پہر وہ خود مبتلا ہوا اور خدا تعالےٰ کا شکوہ کرتا ہوا اس دنیا سے رخصت ہوا -

یہہ کیسا عبرت کا مقام ہے فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَار - وہ شخص جو مدعی رسالت تہا جو مسیح کا رسول بنا اور اوسنے حقیقی مسیح موعود کو دجال ٹھیرایا اور اسکے ہلاک کرنے کی رسالت کا مدعی ٹھیرا وہ خود ہی ہلاک ہوتا ہے اور اسطرح پر ہلاک ہوتا ہے جسطرح خدا کے مامور نے قبل از وقت کہا تہا - کیا یہ خدا کا نشان نہیں ہے ؟ سوچو اور غور کرو - اس لحاظ سے کہ ہماری جماعت کا ایمان بڑہے اور دوسرے سعادتمندوں کو فائدہ پہونچے - میں ذیل میں اصل پیشگوئی درج کرتا ہوں آپ اسی بار بار پڑہیں اور غور کریں -

دیکھو دافع البلاء (صفحہ ۱۹ الغایت ۲۴) خصوصاً عبارت ذیل:

" چراغ دین کی نسبت میں یہ مضمون لکھہ رہا تہا کہ تہوڑی سی غنودگی ہو کر مجھکو خدائے عز وجل کی طرف سے یہ الہام ہوا -

" نزل بہ جبیز "

یعنی اسپر جبیز نازل ہوا - اور اسی کو اس نے الہام یا رؤیا سمجھہ لیا - جبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو - اور مشکل سے حلق میں سے اترے اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں جسکی طبیعت میں کمینگی اور فرومایگی اور بخل کا حصہ زیادہ ہو اور اس جگہ لفظ جبیز سے مراد وہ حدیث النفس اور اضغاث الاحلام ہیں جن کے ساتھہ آسمانی روشنی نہیں "

" رات کو عین خوف تمر کے وقت میں چراغ الدین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا: اِنِّی اُذِیْبُ مَنْ یُّرِیْب میں فنا کر دوں گا میں غارت کر دوں گا میں غضب نازل کرونگا اگر اسنے شک کیا اور اسپر ایمان نہ لایا - اور رسالت اور ماموریت کے دعوے سے توبہ نہ کی "

ہمارے مخالف ذرا سوچکر بتائیں کہ کیا یہ نشان بھی پورا نہیں ہوا ؟ مگر وہ اسکی بھی تکذیب کرینگے جیسا کہ ان کی عادت بتاتی ہے تو وہ یاد رکہیں کہ اب خدا تعالےٰ انہیں نشان ...

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر وسفیر مالکان کے اہتمام سے چہپکر شائع ہوا۔

اہلحدیث امرتسری کو ستفسار

تعمیل نہیں ہم نے ثناء اللہ امرتسری کو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ - جنوری ۱۹۰۶ء کے سوال نمبر ۴ کے جوابات بغرض تحریر جواب الجواب بھیجدیا تہا - جسکو آجتک فاضل صاحب نے ہضم کرکے ڈکار تک لیا - اب پہر ہم امرتسری ٹہیکہ داری مطالبہ اوس مضمون کے جواب کا کرتے ہین - اور دو امور اور استفساراً پیش کرتے ہین - دیکہین کہ ایمانداری سے اسکا بہی کوئی جواب دیتے ہین یا حسب عادت خود دم سادہ لیتے ہیں -

سنئے - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۴ پر یہہ تحریر فرمایا تہا کہ " مینے سُنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر مینے دیکھی ہے جسمین وہ یہہ درخواست کرتا ہے کہ مین اسطور کے فیصلہ کیلئے بدل خواہشمند ہون کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونو مین سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی مین مرجائے " انتہی بقدر الحاجۃ صفحہ ۱۴ سطر ۸ - پہر آگے چلکر تحریر فرمایا ہے " اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کے رو سے ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹہے ہوئے معلوم ہوتے ہیں - پس ہمین اس سے کوئی انکار نہین کہ وہ ایسا چیلنج دین بلکہ ہماری طرف سے اونکو اجازت ہے کیونکہ آنکا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے " صفحہ ۱۴ سطر -

" مولوی ثناء اللہ اگر چاہین تو بذات خود آزمالین آنکو غلام دستگیر سے کیا کام "

" کیونکہ وہ خود ہی اس کے لئے مستعدی بہی ظاہر کرتے ہین " صفحہ ۱۵ اور صفحہ ۲۳ سطر میں یہ پیشگوئی بہی درج فرمادی ہے کہ " (۲) اگر اس چیلنج پر وہ (ثناء اللہ) مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائے تو ضرور وہ (ثناء اللہ) پہلے مرینگے "

یہہ عبارت صاف طور پر اپنا مدعا و مطلب بیان کررہی ہیں کہ - حضرت اقدس نے لوگوں کی زبانی بہی سُنا ہے کہ ثناء اللہ ایسے مباہلہ کیلئے مستعد ہے - اور خود ثناء اللہ کے دستخطی تحریر بہی ملاحظہ فرمائی ہے کہ وہ ایسے مقابلہ کے واسطے طیار ہے - نیز یہ بہی ان سے صاف عیان ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے بڑی فراخ حوصلگی سے ایسے مقابلہ کو منظور فرمایا ہے - اور ثناء اللہ کو اجازت بہی دیدی ہے کہ وہ ضرور ایسے میدان مین نکلے - اور یہ بہی علے الاعلان فرمادیا ہے کہ اگر ثناء اللہ اس چیلنج پر آمادہ ہوگیا تو ضرور پہلے مرجائے گا - اب اس کا جواب بصورت اقرار مندرجہ ذیل ہونا چاہیئے تہا - کہ بیشک مین (ثناء اللہ) اس مقابلہ کیواسطے طیار ہون اور اشتہار حسب تصریح مندرجہ صفحہ ۱۵ - اعجاز احمدی شائع کرتا ہون - اور بصورت انکار یہ جواب ہوتا -

(۱) کہ مینے آجتک کبہی ایسا ارادہ ظاہر نہین کیا نہ کسی کے سامنے یہ ذکر آیا مرزا صاحب نے کس سے سُنا ہے اوس کا نام تبلادین ورنہ یہ غلط بیانی تصور ہوگی -

(۲) میری کوئی تحریر دستخطی نہین ہے جسمین مینے ایسے مقابلہ کے واسطے مستعدی دکہلائی ہو اگر میری ایسی تحریر ہے تو مرزا صاحب پیش کرین - ورنہ یہ بہی جہوٹ سمجہا جاوے گا -

مگر آپ کے الہامات مرزا کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آپ نے ان جوابون مین سے کوئی جواب نہین دیا جس سے یہہ ثابت ہوگیا کہ بیشک اشاعت اعجاز احمدی سے پہلے آپ نے یارون میں یہ ڈینگ بہی ضرور ماری تہی کہ مین مرزا سے مباہلہ کرنے کو طیار ہون اور تحریر بہی کردی تہی کہ مین ایسا مقابلہ کرونگا - مگر جب سر پر آ بری " تو معین دیکہکر دیکہکر فارسی بہولتی " لگے بغلین جہانکنے - اور جواب جو دیا وہ ایسا دیا کہ پورا نمونہ بحرانیون کی چال کا دکہلادیا - اور حق کے رعب سے حواس باختہ ہوکر ؎

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسًا وناولہا

کا سا جواب دیا -

آپ فرماتے ہیں " نمبر دوئم کا جواب اسکے سوا کیا ہے - کہ ماتدری نفس بای ارض تموت - (کسی نفس کو معلوم نہین کہ کونسی زمین مین مرے گا) " الہامات صفحہ ۸۵

سبحان اللہ کیا فہم عالی ہے اور کیا آمد طبیعت ہے اس فضیلت کی پگڑی کے قربان جائے جسکے نیچے ایسا دماغ دبا ہوا ہے - ذرا فاضل صاحب سمجہاوین تو سہی کہ یہ جواب مرزا صاحب کے کون سے فقرہ کا ہے ؟ کیا حضرت اقدس نے نہین یہ لکہا تہا کہ ثناء اللہ آریہ سماج قادیان یا مقام ندمین مریگا - جسکے جواب مین آپ نے یہہ لکہہ مارا کہ کوئی نفس نہین جانتا کونسی زمین مین مریگا - مگر خدا کیون مولویت اور فضیلت کی بہی مٹی ذلیل کررہی ہے - کچہہ تو سوچ سمجہکر زبان سے نکالا کرو - اور دیکھو تو بہلا کرو کہ ہم نے کس سوال کا جواب دیا ہے - اوسکو کوئی سوال سے مناسبت بہی ہے یا نہین - گر سمجہ کون - یہان تو حق کی مخالفت کا ٹہیکہ لیا ہوا ہے - اوسمین کوتاہی ہوئی تو گہاٹا پڑ جاوے گا -

شیم - شیم - شیم

پہر جبکہ اسکا جواب ماتدری نفس بای ارض تموت کے سوا اور کچہہ تہا ہی نہین تو دوسرے جواب کے لئے کیون کاغذ اور سیاہی کا ناس کرکے اپنا اعمال نامہ سیاہ کرلیا - اور دوسرے جواب کو باعث عزت بہی اپنے لئے قرار دے لیا - ؎

رہا ظہیر ہا شمال نیش کثردم
کبہی کج فہم کو سیدہا نہ پایا

آپ نے باوجود حصر کے جو لفظ سوا سے ترشح ہوتا ہے - بصورت انکار یہہ جواب دیا ہے - " چونکہ یہہ خاکسار نہ واقع میں اور نہ آپ کی طرح نبی - یا رسول - یا ابن اللہ - یا الہامی ہے - اسلئے ایسے مقابلہ کی جرأت نہیں کرسکتا ..... مین افسوس کرسکتا ہون کہ مجہے ان باتون پر جرأت نہین اور یہہ عدم جرأت میرے لئے عزت ہے ذلت نہیں " الہامات صفحہ ۸۵

کیون نہ ہو کاذب کو ایسی جرأت ہو کب سکتی ہے کہ صادق کے مقابلہ مین کہڑا ہو جاوے اوسکو اپنی موت نظر آتی ہے - جسکا خوف اوسکی کمر توڑ دیتا ہے اور اوسکو یقین ہوتا ہے کہ ؎

گر مقابل آیا تو مارا گیا
اور اگر بہاگا تو پہٹکارا گیا

یہہ عدم جرأت معلوم نہین ثناء اللہ کیلئے باعث عزت کن معنون مین ہے - آیا اسوجہ سے کہ مرزا صاحب علیہ السلام معاذ اللہ باوجود امرتسری کے علم و یقین و ایمان کے رو سے کذاب اور دجال ہین اور خود بدولت ناصر دین اسلام اور صادق - مومن - عامل بالحدیث ہین - اسلئے بہلا ایسے کٹے مومن اور صادق کی کیا شامت آئی ہے جو ایک کافر اکفر کاذب کے ساتہہ مباہلہ و مقابلہ کی جرأت کرکے جان کو کہو بیٹہے - یہ جرأت تو ہمیشہ اون کافرون کو ہی ہوا کرتی ہے جو مولویون کے بنائے ہوئے کافر ہوتے ہین - نہ بزدل ملانون شکم کے بندون ضعیف الایمانون کو جنکو خدا پر نہ قرآن پر یقین ہوتا ہے - کہ باوجود وعدہ ہائے خداوندی -

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ

الجزو ۲۴ ع ۱۱ یعنی ہم ضرور ضرور مدد کرتے ہین اپنے رسولوں اور ایمان والون کی دنیا کی زندگی مین بہی اور قیامت کے دن بہی - وحقا علینا نصر المومنین - اور مومنون کی نصرت کرنا ہمپر حق ہے - اور لن یجعل اللہ للکٰفرین علے المومنین سبیلا - ہرگز ہرگز خدا مومنون پر کافرون کو غالب نہین کرے گا - اون کو ایمان نہین ہوتا اگر ہم صادق ہیں اور مومن اور ہمارا رقیب ہمارے خیال سے کاذب اور کافر ہے تو ضرور خدا ہمارا ناصر اور مددگار ہوگا - اور رقیب ہمپر غالب نہ ہوسکے گا - ورنہ عدم جرأت کیوجہ کیا ہے - ذرا مولوی فاضل اس عدم جرأت کی معقول وجہ بیان کرکے قرآن و حدیث سے ثابت تو کرین کہ یہ عدم جرأت باعث عزت ہے ؟ ورنہ ذلت تو ایسی ہوگی جسکو وہ یاد ہی رکہینگے -

یا یہہ عدم جرأت آپکے لئے باعث عزت اس لئے ہے - کہ آپ کے ہم خیال نصاریٰ نجران نے بہی آنحضرت صلعم کے مقابلہ مین جرأت نہین کی تہی - اون کے قدم بقدم آپ نے بہی ویسا ہی کردکہایا اون کی قوم مین یہ عدم جرأت شاید باعث عزت ہوتی ہو آپکی قوم مین بہی یہہ عدم جرأت باعث عزت ہوگئی ہو - نہین تو مہربانی فرماکر فاضل امرتسری بتلادیں کہ آپ کی عدم جرأت تو ایک مامور من اللہ کے مقابلہ مین باعث عزت آپ کے لئے ہوجاوے اور بحرانیون کی عدم جرأت ایک مامور من اللہ کے مقابلہ مین موجب ذلت قرار پاوے یہہ ترجیح بلا مرجح کس معیار سے صحیح و درست ہوسکتی ہے - اور آپ کو نصاریٰ نجران پر کونسی فضیلت حاصل ہے کہ ایک فعل آپکو معزز بنادے اور وہی فعل نجرانیون کو ذلیل کردے ؟ اسکا جواب ذرا سوچ سمجہکر اور قلم کو روک تہام کر دل کو ٹہراکر صلاح و مشورہ کرکے تحریر فرماوین - کیونکہ مینے انشاء اللہ تمہارے جواب آنے پر اسپر پوری تسلی بخش اور سیر کن بحث کرنی ہے !

مضمون مندرجہ المنصور کا جواب بہی جلد شائع کردا در مضمون ہذا کا بہی - اس کے بعد آپ کی اخبار ۱۷ / اپریل ۱۹۰۶ء مین جو دجل کیا ہے سہوانی اور تمہارا دونون کا دجل کہولکر پبلک کے سامنے پیش کیا جائیگا - فانتظروا -

رقیمہ نیاز عاجز قاسم علی احمدی غلامان غلام مسیح موعود علیہ السلام سکرٹری انجمن احمدیہ از دہلی تراہا بیرم خان مرزا منزل پہونگی -

۱۳ - اپریل ۱۹۰۶ء

مراسلت

دفتر الحکم میں اب ایسی کثرت سے مراسلات آنی شروع ہوئی ہیں کہ انکا اندراج اخبار میں یکدفعہ ہونا مشکل ہو رہا ہے۔ اسلئے بعض مراسلات دیر کے بعد شائع ہوتی ہیں مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ ایک وقت تہا کہ کوئی بہی قلم اٹھانے کی جرأت نکرتا تہا (الاماشاء اللہ) مگر اب الحکم اپنے ناظرین اور قوم میں اخبار بینی کے ساتھ اخبار نویسی کا مذاق پیدا کرنے کے قابل ہو گیا اور یہانتک مردوں سے گذر کر بعض مستورات تک اعلیٰ خیالات ظاہر کرنے لگی ہیں چنانچہ آج کی مراسلت میں بہی پہلا مضمون ایک شریف زادی ہی کا ہے جو جالندھر کے ایک رسالہ پر برنگ ریویو ہے امید ہے کہ اس قسم کا سلسلہ لوگوں کو قلم سے کام لینے کی تحریک کرے گا۔ ایڈیٹر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میرے مکرم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم سلمہ ربہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جو آپنے میرے ناقابل مضمون کو اپنے اخبار صداقت آثار میں جگہ دیکر ممنون اور مشکور فرمایا ہے۔ میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتی کہ آپ جیسے مکرم محترم محسن کا شکریہ ادا کروں۔ میری تو یہی دعا ہے کہ خدا آپ کو دین اور دنیا میں عزت دے۔ کچھ اب کچھ تھوڑے سے پراگندہ خیالات کو ظاہر کرنا چاہتی ہوں۔ امید ہے کہ ان چند سطور کو کسی نہ کسی کونے میں جگہ مل جاویگی۔ آج میرے پاس مفتی سید عبد القیوم صاحب کا رسالہ اسلام پہنچا۔ دیکھتے دیکھتے میری نظر صفحہ تیرہ ۱۳ کی عربی عبارت پر جا پڑی مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں "کہ جو شخص قتل اور ایذا رسانی کی دھمکی سے مجبور کیا جاوے اور اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو تو جان بچانے کے لئے کفر کی بات کہہ ڈالے تو کچھ گناہ نہیں" کہنے کو تو مفتی صاحب ہیں مگر فتویٰ اسلام کے خلاف دیا ہے۔ میں پوچھتی ہوں کہ کتنے اکابران دین نے مفتی صاحب کے قول پر عمل کیا ہے۔ مگر ہرگز کوئی بہی ایسی نظیر نہیں ملیگی۔ کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ انہوں نے اپنے پاک دین کو ناٹک بنا رکہا تہا۔ اور ایذا رسانی کی دھمکی سے اپنے پاک دین سے انکار کر لیا تہا۔ قرآن کریم بتلاتا ہی کہ جب فرعون نے ساحروں کو کہا کہ تم مجھسے بے پوچھے ایمان لے آئے ہو۔ دیکھو میں تمہیں کیسی سزا دیتا ہوں۔ تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر تمہیں سولی چڑہاتا ہوں۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ جو تو کرنے والا ہے کر گذر بہت کرے گا۔ تو جان سے مار دے گا یہہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم نور حق دیکھکر پھر ظلمت میں آ جاویں۔ مگر انہوں نے بقول مفتی صاحب یہ تو نہ کہا کہ ہم اسوقت تھوڑی دیر کے واسطے کافر ہو جاتی ہیں۔ پہر ایمان لے آئینگے۔ مومن تو وہی کہلا سکتا ہے۔ جو جان کو ایمان کے سامنے ہیچ سمجھے اور امتحان کیوقت ثابت قدمی دکہائے۔ خداوند کریم قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہم آزماتے ہیں تمکو مال اور اولاد اور جان کے نقصان سے پس جو کوئی صبر کرے اور محض للہ مصیبتیں جھیلے تو ہم اسکو نعمتیں غیر مترقبہ عنایت کرینگے مفتی صاحب اگر اسلام ایسا بودا اور کمزور ہوتا تو کبھی مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک نہ پہیلتا۔

جب رسول خدا کی چاروں طرف سے مخالفت ہوتی تہی بلکہ کئی دفعہ جان پر بہی آ بنی تہی۔ مگر آنحضرت کبھی ایک لمحہ کیواسطے ایسے خیالات دل میں نہ لائے کہ اب میری جان جانے کا خطرہ ہے۔ نہیں انہوں نے اپنے جان اور مال کو اپنے پاک مذہب پر قربان کیا ہوا تہا اور اسکو اپنے اسلام پاک کے آگے ہیچ سمجھتے تہے کیا ہمیں اپنے ہادی برحق کی پیروی نہیں کرنی چاہئے جن کو سخت سے سخت اذیتیں دی گئیں۔ اور (معاذ اللہ) جہوٹا ساحر اور فریبی کہا گیا۔ مگر اس بہادر عرب کی ہمت میں سر مو فرق نہ آیا۔ اور اپنے کام میں ہر وقت کوشاں رہا۔ کیا ہمیں اس حبیب خدا کے حکم کی تعمیل نہیں کرنی چاہئے جو فرما گیا کہ جتنی تم پر اسلام کی بدولت مصیبتیں پڑیں اٹھاؤ۔ تو خدا تمہیں نیک اجر دیگا۔ یا کہ مفتی صاحب کے رسالہ اسلام کی جو اپنے پاک دین کو ایک ناٹک بنا رہا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کیوں نہ مفتی صاحب کے قول پر عمل کیا جب کافر انکو نہایت سخت عذاب دیتے تہے مگر انہوں نے کبھی ایک دفعہ بہی نہ کہا کہ میں تمہاری بات مان جاتا ہوں نہیں مگر ان کے دل میں نور حق چمک رہا تہا وہ کیسے اس طرح کہتے اور کئی بزرگ گذرے جنہوں نے اپنی جانیں اسلام پر قربان کر دی ہیں۔ ہمارے سید الشہداء پیرزادہ سید عبد اللطیف صاحب کو جسوقت آہنی طوق پہنا کر جیل خانہ میں بند کیا گیا تو کئی دفعہ امیر حبیب اللہ خان نے توجہ کر کہا کہ تم احمدی ہونے سے انکار کر جاؤ مگر انہوں نے ایک نہ مانی پہر انکو سنگسار کرنے کا مولویوں نے فتوےٰ دیا تو امیر صاحب نے ہر چند چاہا کہ کسی صورت پیر صاحب ایک لمحہ کیواسطے اس بات پر رضامند ہو جاویں اور مولویوں کے سامنے احمدی ہونے کا انکار کر دیں پہر خواہ اپنا ہی مذہب کہیں اور جسوقت لوگ ہاتہوں میں پتہر لئے کہڑے تہے تو امیر صاحب ان کے کان میں کہہ رہے تہے کہ خدا را اپنی جان پر رحم کرو اور مولوی صاحبان کے سامنے احمدی ہونے کا انکار کر دو۔ مگر اس باہمت مومن نے یہ جواب دیا کہ میں منافق ہونا نہیں چاہتا۔ میں کبھی روشنی دیکھکر تاریکی میں نہیں جانے کا۔ یہ ہے مرزا صاحب کے مریدوں میں سب سے پہلے مذہب پر جان فدا کرنے والا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا۔ یہ شخص تہا جس نے ایمان کے آگے اپنی جان کی پروا نہ کی۔ اب سید عبد القیوم صاحب کا مذہب ہے کہ جہٹ کوئی اذیت پہونچی تو مذہب سے انکار کر لیا۔ یہ ہیں جو حامیان اسلام ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اخیر میں سید صاحب لکھتے ہیں "کہ ہم نے اس رسالہ کو ہر طرح مکمل کر دیا ہے اس سے فائدہ اٹہانا پبلک کا کام ہے ہمارا پختہ ارادہ ہے کہ اس رسالہ کا انگریزی میں ترجمہ کر کے جاپان اور امریکہ اور دیگر ان مشہور مقامات میں جہاں آجکل مذہبی تحقیقات کا بازار گرم ہے اور برحق مذہب کے انتظار میں لوگوں کی آنکھیں بر سر راہ ہیں وہاں اس رسالہ کو مفت تقسیم کیا جاوے" اب آپ خود خیال فرما سکتے ہیں کہ یہی رسالہ اسلام جس نے مذہب کو ایک کھیل بنا رکہا ہے اور اجازت دیتا ہے کہ جان کا خوف ہو خواہ دھمکی ہو جہٹ اپنے پاک مذہب سے انکار کر لینا کچھہ گناہ نہیں۔ جاپان اور امریکہ میں جا کر ان عقل کے پتلوں پر جو بال کی کہال کھینچتے ہیں اور جنہوں نے اپنے جہوٹے مذہب کے پہیلانے کیواسطے ہزاروں بلکہ لاکہوں جانیں قربان کر دی ہیں ان پر یہ بودا اور کمزور رسالہ کیا اثر ڈالیگا۔ ایسے ملکوں میں ہمارے ریویو آف ریلیجنز جیسا زبردست اور اسلام کی خوبیاں ظاہر کرنیوالا جو سب صفتوں سے متصف ہے جانا چاہئے۔ ہمارے مولوی صاحب اس شعر کا مصداق بن رہے ہیں ؎

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

مفتی صاحب برائے مہربانی اس رسالہ میں ذرا سوچ سمجھ کر لکہا کیجئے۔ ورنہ یہ رسالہ تو اسلام کیواسطے باعث ننگ و عار ہے۔

راقمہ بنت مولا بخش

مجھے کچھ ضرورت نہ تہی کہ میں اس رسالہ پر کچھ لکھتی۔ مگر چونکہ اس کا نام رسالہ اسلام رکہا گیا ہے۔ اور جیسا اسلام کا لگاؤ مردوں سے ہی ویسا ہی عورتوں سے بہی ہے۔ تو پہر لازمی ہوا کہ میں اپنے پراگندہ خیالات کو ظاہر کروں +

حضرت مرزا صاحب کی دعا سے ایک مردہ کا زندہ ہونا

مکرمی شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مہربانی کر کے یہ چند سطر درج اخبار کر کے ممنون فرما دیں۔ یہہ احقر ماہ فروری ۱۹۱۰ء میں سخت بیمار ہوا۔ مجھے جو مرض تہا اسکو ڈاکٹر صاحب نے نمونیا تجویز کیا تہا ایک اسی پر نہ گذری بلکہ اس کے ساتہہ مجھے سرسام ہو گیا ان ہر دو امراض نے مجھے وہ تکلیف دی کہ میرے کل لواحقین اور وہ اشخاص جنکو مجھہ سے کچہہ محبت تہی میری زیست سے مایوس ہو چکے تہے اور میرے والدین پر میری بیماری کا جو اثر تہا اسکو ایک صاحب اولاد خوب جانتا ہے خیر میرے والد نے حضرت اقدس مرزا صاحب کو ایک خط میری دعائے صحت کے لئے تحریر کیا۔ اسپر حضور انور نے جواب عنایت فرمایا کہ ہم دعا کرینگے۔ جسدن یہ خط ملا اُسی دن رات کو مجھے قریب دو بجے حضرت اقدس میرے سرہانے رونق افروز نظر آئے۔ آپ حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ کا فضل ہو گیا۔ تین یوم بعد میری حالت کسی وجہ سے سخت ابتر ہو گئی اسدن رات کو میں دیکھتا ہوں کہ حضرت اقدس اور ایک بزرگ نورانی آپکے برابر نورانی کرسیوں پر میرے سرہانے رونق افروز ہیں اور ایک شخص سیاہ رنگ یک چشم جسکی ڈراؤنی شکل تہی میری پائنتی پر بیٹھا ہے اور کچہہ پڑھ رہا ہے اور مجھے تکلیف دینی چاہتا ہے حضرت اقدس نے اسکو کئی مرتبہ تکلیف دینے سے منع کیا مگر وہ نہ مانا اسپر آپ جوش میں آئے اور اسکو زور کی آواز میں فرمایا۔ او دجال تجھکو ہم کئی مرتبہ منع کر چکے ہیں اور تو باز نہیں آتا تو اس مریض کا کیا کر سکتا ہے خدا ہماری دعا ضرور قبول کرے گا اور اس مریض کو ضرور صحت ہوگی۔ اسکے بعد آپنے دعا فرمائی اور میرے سر پر ہاتہہ پہیرا اور کہا کہ صدقہ دو۔ میں نے اس خواب کا ذکر اپنے والد سے کیا یہ سنکر میرے والد نے ایک بکرا قربانی کر دیا۔ اور اسکے بعد میری حالت درست ہونی شروع ہوئی۔ اسکے دوسرے دن بعد حضرت اقدس پہر خواب میں نظر آئے اور فرمایا اب صحت ہوگی۔ تیسرے دن آپ پہر نظر آئے اور فرمایا کہ ان کپڑوں کو اتار کر پہینکدو۔ خدا کا لاکہ لاکہہ شکر ہے کہ میں گذشتہ جمعہ کو غسل صحت کر چکا ہوں اور یہ میرا بیان بالکل صحیح ہے اگر اسپر مخالفین ایمان نہ لاویں تو انپر خدا کی لعنت ہو اور اگر اسمیں مینے کچھہ افترا کیا ہو تو مجھپر بہی۔ اب میں یہ دیکھہ رہا ہوں کہ جماعت مخالفین توپخانہ بازار انبالہ اس سچے معجزہ پر جسکو میری بیماری سے تعلق تہا کیا راے قائم کر سکتے ہیں۔ والسلام۔ خاکسار [illegible] ۲۹ مارچ ۱۹۱۰ء

دہلی میں کسر صلیب

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اس امر کا جواب کہ ہر ایک دعا کا انبیاء کی قبول ہونا ضروری نہیں. قابل سماعت نہیں - اسجگہ نہ تو مینے یہ دعوی کیا تہا کہ ہرایک دعا کا قبول ہونا ضروری ہے - نہ اسکی بیان پر گفتگو تہی - یہاں پر تو صرف ایک خاص دعا کا بیان تہا - جسکی قبولیت کا اقرار زبورون اور عبرانیون مین موجود تہا اور آپ بہی قبولیت کا اقرار کرتے رہے - آپکے اکبر مسیح نے رسالہ فرقت عیسوی مین قبولیت دعا کا اقرار کیا ہے - عماد الدین و مارٹن کلارک نے بہی قبولیت دعا کا تفسیر انجیل متی کے صفحہ ۳۶۶ مین اقرار کیا ہے پہر یہ آپ کا اقرار کے بعد انکار سوائے جنون اور مخبوط الحواسی کے یا ایمان کے بعد کفر کے کسکا مصداق ہوسکتا ہے ؟ براہ مہربانی آپ پہلے اس کا فیصلہ کردین کہ زبور ۲۲ مین جو لکہا ہے کہ تو نے میری تنگی مجہے بچالیا " اور عبرانیون مین لکہا ہے کہ وہ دعا اوس کی پیالہ والی قبول ہوگئی - اور اکبر مسیح و مارٹن کلارک و عماد الدین بہی لکہتے ہین کہ وہ دعا اوسکی قبول ہوگئی - یہہ سب سچ ہین یا جہوٹ - اگر یہ سچ ہین تو تمہاری کاذب ہونے مین کسی دلیل کی ضرورت نہین - اور اگر تم سچے ہو تو اون کے کذب کا کچہہ علاج نہین - ؎

شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی
گومشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

ہمارا مدار صرف اسی ایک دلیل پر نہین ہے جو ہمکو فکر ہو - مگر نہین ہم اس دلیل کا اقرار انشاء اللہ آپکی زبان سے کرا کے چہوڑینگے - اگر انصافاً اب ضرورت باقی نہین رہی کہ ہم آپ کے ساتہہ اس دلیل مین مزید گفتگو کرین کیونکہ حاضرین جلسہ نے تمہارے اوپر ہماری ڈگری کردی ہی مگر مین پہر آپ سے پوچہتا ہون کہ اس جلسہ مین عام انبیائی دعاؤن کا ذکر ہے یا خاص مسیح کی ایک دعا کا جو پیالہ ٹلنے کے واسطے خدا سے مانگی تہی - آپکو کہنا اور ماننا پڑیگا کہ خاص پیالہ والی دعا کا ذکر ہے - جبکہ ایسا ہے تو پہر بتلائیے عبرانیون ۵ مین کسی اور دعا کی قبولیت کا ذکر ہے یا اسی پیالہ ٹلنے والی دعا کی قبولیت کا - یہان بہی آپکو انکار کی گنجائش نہین - کیونکہ عبرانیون مین صاف لکہا ہے کہ جب جسم مین مسیح تہا تو بہت الحاح و زاری سے اوسنے اوس سے کہ جو اوسکو موت سے چہوڑا سکنے پر قادر تہا دعا مانگی ہے میں سے معلوم ہوگیا کہ وہی پیالہ والی دعا کی بابت یہہ لکہا ہے ورنہ اور کوئی دعا تو انجیل میں سے نکالکر بتلاؤ - جس مین اوسکا رونا چیخنا گڑگڑا کر دعا مانگنا موت سے رہائی کے واسطے لکہا ہو - مہربانی فرماکر اب کے تقریر مین آپ اسکا جواب دین اور ضرور دین دوئم آپ کا یہہ فرمانا کہ اس دعا کے قبول ہونے کا بیان ہاں کسی انجیل مین نہین ہے بلکہ عبرانیون ۵ مین صرف یہ لکہا ہے کہ وہ دعا اوسکی سنی گئی - اور اسکا مطلب صاف ہے کہ سننا اور چیز ہے قبول ہونا اور چیز - یعنے مسیح نے دعا مانگی خدا نے سن لی - نہ کہ قبول بہی کرلی - ہم جب کوئی کلام یا دعا کرتے ہین اوسی وقت خدا اوسکو سن لیتا ہے -

اسکا جواب یہہ ہے کہ اول تو دعا کیواسطے جب سن لینا بیان کیا جاتا ہے تو اس سے مراد ہمیشہ قبولیت دعا سے ہوتی ہے - یہ نہین کہ سنکر داخل دفتر کردی گئی - جب کوئی شخص کہے گا کہ خدا نے میری سنی تو اسکا مطلب سوائے اسکے اور کچہہ نہین ہوتا کہ خدا نے میری دعا قبول کرلی - اگر محض سننے سے یہ مراد ہے کہ جیسے تم اسوقت بول رہے ہو اور سب سن رہے ہین تو اس سے مسیح کے لئے کون خصوصیت اور عزت نکلی ایسے تو ہر ایک کافر و فاسق کی بہی خدا بات سنتا ہے - کیونکہ وہ سمیع ہے ماسوا اسکے مین آپ کو انجیل مین دکہلاتا ہون کہ وہان محض سنی گئی نہین لکہا بلکہ قبول ہوگئی لکہا ہے - آپکو الفاظ پر ہی اگر فیصلہ منظور ہے تو خدا نے الفاظ ہی آپ کے عذر توڑنے کو قبولیت کے لکہوا دئے ہین - دیکہو عہد نامہ جدید مطبوعہ لندن ۱۸۳۷ء بزبان فارسی عبرانیون ۵ مین یہہ عبارت درج ہے " او چون در ایام کہ در جسم بود دعا و نیاز را نزد آنکس کہ بر رہانیدنش از مرگ قادر بود با فریاد شدید و اشکہا ے نمود و بسبب عبادت مستجاب شد "

کہئے اے حاضرین اب بہی اعجاز مسیحائی کے ماننے مین کوئی کلام ہے - اب بہی احمد مسیح کے سچا ہونے مین کچہہ کسر رہ گئی ہے - اب بہی اگر احمد مسیح نہ مانین تو علاوہ تصور بینائی کے بے ایمانی ہی ہے -

اسجگہ پہونچکر مینے مندرجہ ذیل نظم پڑہی -

نہین گر مانتے ہو تم خدا منوائے گا آخر
خدا اس اپنے بندہ کی مدد فرمائے گا آخر
نہین گر باز آتے تم خلاف حق سے اے واعظ
تمہارا جو مقدر ہے وہ تمپر آئے گا آخر
نہ سمجہے گر اسوقت تم شان مسیحائی
تو پہر یہ یاد رکہنا تم سے سمجہا جائیگا آخر
نصیحت دوستانہ ہے سنو عیسائیو میری
نہین مانیگا جو اسکو وہی پچتائیگا آخر
بہلا کیا بے نتیجہ ہے یہہ میرا گفتگو کرتا
یہہ امر حق ہے سن رکہیو نتیجہ لائیگا آخر
دلائل میرے دعوے کے تو کچہہ کچہہ سن لئے سب نے
مگر کامل تسلی کا بیان بہی آئے گا آخر
جہکین گی گردنین جس سے سلیم الطبع لوگون کی
جو اوسکو ٹالنا چاہے وہی ٹل جائے گا آخر
بہت عیسائیون کا کبر - حق اوسوقت توڑیگا
مگر جو مان لیگا وہ ہی بخشا جائے گا آخر
خدا کے فضل سے یہ احمدی میدان مار لیگا
اوسکے خوف سے کانپیگا دشمن اور ہاریگا

اسکے بعد جملہ اہل جلسہ نے یہہ فیصلہ دیا کہ احمد مسیح ہار گیا اور تمہاری دلیل اول یعنی دعا والی کا کچہہ جواب نہین دے سکا - اب دوسری دلیل پیش کی جاوے - مگر احمد مسیح نے ادہر اب اور ذلت اٹہانیکے واسطے مندرجہ ذیل بیان کیا -

صاحبو سید صاحب کا بار بار پیالہ پر زور دینا اور یہہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا کہ وہ پیالہ یعنی موت کا پیالہ تہا اوس کے ٹلنے کی دعا مسیح نے مانگی اور وہ قبول ہوگئی یہہ صحیح نہین ہے - بلکہ وہ پیالہ کیا تہا وہ صرف صلیب تہی اور اوس کے اندر موت بہری ہوئی تہی - صلیبی موت سے اگر مسیح بچگیا تو کیا ہوا وہ پیالہ تو اوسکو تلچہٹ تک پینا پڑا - یعنی صلیب کی تکلیف اٹہائی - زخم لگے - ساری سختیان جہیلین - پہر وہ پیالہ ٹلا کیا وہ تو اوسکو پینا ہی پڑا - اور سید صاحب بہی اوسکو کالمقتول مانتے ہین تو پہر یہ دعا کیا قبول ہوئی ؟ اور کالمقتول جبکہ ہوگیا تو یہی تو اوسکے مرنے کی دلیل ہے - کہ ایسا مردہ سا ہوا جس کو کوئی بہی نہ پہچان سکا - جبکہ سید صاحب کو صلیب پر چڑہ جانے کا اقرار ہے کہ مسیح بہی صلیب پر چڑہایا گیا تو ضرور مرنے کا بہی اقرار کرنا چاہئے کیونکہ کالمقتول تو صرف مرزا صاحب کا الہام ہے -

تاریخ ابو الفدا مین مورخ نے لکہا ہے کہ مسیح کی نعش چہ گہنٹہ تک صلیب پر لٹکتی رہی - اور قبر بہی موجود ہے - جبکہ نہین مرا تہا تو قبر کہان سے آگئی -

یسعیاہ نبی ۵۳ باب مین لکہا ہے کہ وہ زندون کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا اور متی مرقس لوقا یوحنا مین لکہا ہے کہ وہ اپنے قتل ہونے کی پیشگوئی کرتا رہا اور تیسرے دن جی اوٹہنے کی - پہر کونسی دلیل سے ثابت ہوسکتا ہے کہ مردہ نہین تہا مردہ سا تہا - اس تقریر کو حضرت اقدس کی مخالفت کے لمبی چوڑی طور پر بیان کیا -

اور عبد اللہ آتہم کی پیشگوئی اور زلزلہ کی پیشگوئی کی مخالفت کر کے کچہہ وقت پورا کیا -

اِس کے جواب مین مین نے اول یہ نظم پڑہی -

احمد مسیح تم ذرا شرماؤ تو سہی
کچہہ اپنے دل مین خوف خدا لاؤ تو سہی
کہاتے ہو منہ کی بنتے ہو جہوٹے جہان مین
سولی چڑہا کے عیسیٰ کو مرواؤ تو سہی
گر قتل ہوگیا تہا مسیحا صلیب پر
جہوٹا نبی ذرا اوسے ٹہراؤ تو سہی
ورنہ بتاؤ کسطرح سچا نبی ہے وہ
توریت کو ہمارے سے پڑہواؤ تو سہی
اتنی ہی کیا سمجہہ نہین عیسائیو ! تمہیں
ظاہر دلیل دیکہہ کے گہبراؤ تو سہی
انسان کی خدائی پہ قوم یہود سے
ایمان کوئی لایا ہو بتلاؤ تو سہی
آتہم تو پیشگوئی کی موافق تہا مر گیا
کیا سچ نہین یہ بات قسم کہاؤ تو سہی
اوس کے رفیق حال کو کیون چہوڑتے ہو تم
کچہہ ذکر لیکہرام بہی کر جاؤ تو سہی
انجیلی پیشگوئیان سب ہوگئین غلط
گر ہین وہ سچ تو اورون سے منواؤ تو سہی
وعدہ کیا تہا تیرے مسیحا نے چور سے
جنت مین ایک چور کو بہجواؤ تو سہی
یہہ بہی کہا تہا آؤن گا بار دگر ابہی
آیا تہا کس جگہ ہمین سمجہاؤ تو سہی
جنت کی کنجیان بہی تو پطرس کو بخشدین
اوس جنتی کے حال سے شرماؤ تو سہی
انجیل مین ہین مومنون کی جو نشانیان
ایسا ہے کون مومن اوسے لاؤ تو سہی
منہ چڑہ کے بولتے ہو یہ کیون ایسی بولیان
نار غضب مین خود ہی نہ جل جاؤ تو سہی !
حافظ سنبہل کے پاؤن رکہہ اس رزمگاہ مین
تیغ زبان سے میری نہ کٹ جاؤ تو سہی !
رکہہ دون گا پردے پہاڑ کے مین سب کے سامنے
میری زبان تم ذرا کہلواؤ تو سہی
عیسائیو ! یہہ تم کو بہی رسوا کریگا خوب
ورنہ یہ چپ رہے اسے دہمکاؤ تو سہی
دہلی مین آپ واعظ انجیل تو بنے
پہر اک زبور بڑہ کے اوسکا ڈھاؤ تو سہی
لکہا ہے جس مین یہ کہ خدا نے بچا لیا
کچہہ شرح اوس کی ہم سے بہی فرماؤ تو سہی
حیران ہوگا آج مصور بہی دیکہہ کر
تصویر اپنے چہرے کی کہچواؤ تو سہی
ان ذلتون پہ بہی نہ اگر باز آؤ گے
اچہا جو بہر کے ڈوبے گی یہ ناؤ تو سہی !
قاسم یہ پوچہتا ہے اب احمد مسیح سے
کیسی کہی ہے ہاتہہ ادہر لاؤ تو سہی

نظم کے بعد مین نے یہ کہا کہ لو حاضرین فیصلہ ہوگیا

ہوا اقبالی ڈگری احمد مسیح پر ہو گئی اگر پہلے سے ہی آپ یہ بیان کر دیتے تو اتنا وقت میرا ضائع ہوتا نہ سامعین کو تکلیف سننے کی گوارا کرنی پڑتی۔ مگر مقدر کو کون ٹال سکتا ہے۔ یہہ ساری ذلتین جو احمد مسیح نے اُٹھائی تہین اور ایک دوسرا کفارہ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی کا ہونا تہا۔ کون اوٹھاتا۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

انچہ دانا کند کند نادان
لیک بعد از ہزار رسوائی

مجھے امید ہے کہ آپ صاحبان سمجھ گئے ہون گے۔ کہ اقبالی ڈگری کیونکر ہو گئی۔ مگر مین اوسے کہول کر بتلا دیتا ہون کہ اقبالی ڈگری کسطرح ہوئی۔

احمد مسیح نے لاچار اور مجبور ہو کر آخر کار مان لیا کہ وہ پیالہ تو صرف صلیب تہی اور اوسمین موت بہری ہوئی تہی۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ جو پیالہ مسیح کو پلایا جانا تہا وہ موت کا بہرا ہوا صلیب کا پیالہ تہا۔ اب اگر اوسمین سے موت نکال لیجاوے تو خالی پیالہ ہی پیالہ رہ جاوے گا۔ اور وہ خالی پیالہ اگر مسیح کے منہ کو لگا دیا جاوے۔ تو اوس سے سوائے اس تکلیف کے کہ کچھہ دیر تک خالی پیالہ مسیح منہ سے لگائے رکہے اور کچھہ ضرر نہیں ہو سکتا۔ پہر اس کا مطلب نہ معلوم حافظ صاحب نے کیا سمجھا ہے۔ کہ صلیبی موت سے اگر مسیح بچگیا تو وہ پیالہ تو اوسی تلچہٹ تک پینا پڑا۔ یہ جملہ ایسا بیمعنی ہے کہ جسکا نام۔ مجنون کی بڑ۔ کے سوا اور کچھہ نہیں رکھا جاتا۔ بہلا یہ تو خیال کرو کہ پیالہ تو صلیب کو آپ نے بتلایا اور اوس کے اندر موت بہری ہوئی تہی جبکہ مسیح اوس موت سے بچایا گیا۔ تو تلچہٹ تک وہ کونسی چیز تہی جو پینی پڑی۔ پینے کی چیز تو صرف موت ہی تہی۔ اس سے آپنے کہدیا کہ بچ گیا۔ پہر تلچہٹ تک کیا پینا پڑا۔ صرف خالی پیالہ (یعنی صلیب پر لٹکنا) اوسکو منہ سے لگائے رکہنا پڑا۔ مسیح نے دعا بہی تو پیالہ کے ٹلنے کے واسطے کی تہی اور وہ پیالہ موت سے لبریز تہا۔ نہ کہ خالی پیالہ کے ٹلنے کے واسطے دعا مانگی تہی۔ پس وہ دعا قبول ہو گئی۔ اور مسیح کو موت سے بہرا ہوا پیالہ نہیں پینا پڑا۔ خالی پیالہ اوس کے موںہہ سے لگا رہا۔ ابہی میری اقبالی ڈگری ہو گئی اگر سامعین چاہین تو مباحثہ ختم کر دیا جائے۔ مگر دلائیل ابہی میرے پاس اس موت سے بچے رہنے کے کثیر در کثیر ہین۔ جملہ حاضرین نے یہہ کہا کہ بیشک احمد مسیح ہار گیا۔ مگر آپ مباحثہ نہ بند کرین اور بہی دلائیل ہم کو سنا دین تاکہ ہم کو فائدہ پہونچے۔ اسپر مینے۔ یونس نبی کے نشان والی دلیل بیان کی جس کا جواب آیندہ بدہ کو دینے کیواسطے وعدہ ہوا ہے۔

اور آخری تقریر میں احمد مسیح نے خود اقبال کر لیا کہ مین ہار گیا۔ چنانچہ اوس نے یہہ کہا۔ کہ صاحبو اگرچہ آپ نے سید صاحب کے حق مین فیصلہ دیدیا ہے جو محض بربنا تعصب ہے۔ مگر یہ خیال رکہین کہ اگر مین ہار گیا تو میرے پر دین مسیح کے دلائل ختم نہین ہو گئے۔ میرا ہارنا قوم کا ہارنا نہ سمجہا جاوے اور لوگ مسیحی قوم مین بڑے بڑے فاضل ہین وہ ہر ایک بحث کو بخوبی طے کر سکتے ہین۔

اس پر مینے چیلنج دیا کہ مسٹر پارٹن صاحب کو چاہیے یا تو خود اس مسئلہ مین بقایا دلائل کا جواب دین یا اکبر مسیح کو طلب کرین۔ یا کسی اور قابل و توق عیسائی کو جو اس مسئلہ مین مجھہ سے گفتگو کرے۔

احمد مسیح نے تو ہمت ہار دی۔ اور یہہ پہر اوس سے نہین اوٹھہ سکا۔ مسٹر پارٹن صاحب نے فرمایا کہ ہم اور مباحثہ نہین کرنا چاہتے۔ صرف بدھ آیندہ کو ایک مباحثہ ہوگا۔ اوسکے بعد کوئی مباحثہ تم سے نہ کیا جاوے گا۔ سب لوگ انجیل کو خود پڑھہ کر نتیجہ پیدا کر لین۔ والسلام۔

اسپر مینے یہ نظم پڑھکر جلسہ کو برخاست کر دیا۔

پاس جب تک تمہین ہمارا تہا
سب ہمین یہ ستم گوارا تہا
ہار جانیکا تیری اے حافظ
حال پہلے سے آشکارا تہا
اب تو ہمت بہی ہار دی تونے
اک اسی کا تجہے سہارا تہا
جو نہ چمکا کبہی کسی صورت
وہ ترے بخت کا ستارا تہا
مجہہ سے تم خود بخود تو کیا اڑتے
یہ تو اغیار نے ابہارا تہا
واعظا تیری ساری باتون مین
دشمنون کا ہی کچہہ اشارہ تہا
کیون مقابل ہوئے تہے قاسم کے
کیا تمہین موت نے پکارا تہا

راقم خاکسار قاسم علی احمدی از دہلی

استفسار اور اونکے جواب

السلام علیکم۔ ایک شیعہ نے اعتراض کیا ہے کہ توراۃ شریف مین شتر خرگوش خنزیر حرام ہین۔ شتر کو اللہ تعالے نے قرآن شریف مین حلال کیا ہے۔ لیکن خرگوش کا ذکر قرآن شریف مین نہ آیا جس سے ثابت ہے کہ حکم توریت بحال رہا پہر یہ کیون حلال ہوا۔

(۲) دیگر اس ارنب کو حیض آتا ہے اور شکل بلی کی وہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اسکو حرام جانتا ہے۔ جبکہ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ہے۔ اسکے حلال کا حال قرآن شریف مین کیون نہیں۔ حدیث مین ہدیہ ارنب ثابت ہے۔ مگر تناول سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ثابت نہین۔

جسقدر اولاد کو اپنے اباؤ اجداد کا حال پشت بہ پشت معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے کو کم۔

پس جب سارے امام اثنا عشریہ ارسال یدین نمازمین کرتے چلے آئے ہین۔ تو باقی فرقہ حنفیہ وغیرہ وضع الیدین تحت السرہ وغیرہ کسطرح صحیح سمجہا جاوے۔ تیسرا مرزا صاحب آپ کو حضرت علی سے فضیلت دیتے ہین ثابت فرمادیں کہ اون کو کونسی فضیلت ہے۔ وہ داماد رسول صلے اللہ علیہ وسلم ونفس رسول وزوج بتول شاہ مردان شیر یزدان وغیرہ۔ مرزا صاحب اس امت مین سے ہین اگرچہ من عباد اللہ الصالحین ہون۔ حضرت علی ابن عم النبی واخی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کا رتبہ بڑھہ نہین سکتا۔ اون کے حق مین ہی انا مدینۃ العلم وعلی بابہا ونیز انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الخ

راقم سراج دین

وعلیکم السلام ورحمتہ۔ آپکا خط مولوی صاحب نے مجھے بنا بر جواب دیا ہے سو عرض ہے س سے مراد سوال اور ج سے مراد جواب ہے۔ مینے آپ کے ایک ایک سوال کے لمبی لمبی ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا (فقرہ) کا علیحدہ علیحدہ جواب دیا ہے۔ تاکہ سمجھنے مین سہولت ہو۔ وما توفیقی الا باللہ۔

س۔ توریت مین شتر خرگوش وغیرہ حرام ہین۔

ج۔ کیا معترض صاحب تابع شریعت موسوی ہین مگر الحمد للہ کہ مجیب شریعت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا تابع ہے جو نہ محرف ہے نہ مبدل نہ مختص القوم نہ مختص المکان نہ مختص الزمان ہے نہ منسوخ ہے۔

دوسرا کیا یہ مجموعہ بائیبل قابل اعتبار ہے؟ جسکی نسبت اللہ تعالے کی شہادت ہے۔ یُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ ۔ یعنے وہ کلمون کو اپنے اصل معانی سے پھرا دیا کرتے ہین۔ جب ترجمہ کرتے ہین۔

تیسرا کیا یہ موجودہ مجموعہ بعینہ وہی منزل من اللہ مجموعہ ہے جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوا تہا۔ استثنا ۳۴ باب مین لکہا ہے موسیٰ مو آپ

کی زمین مین مر گیا۔ آجکے دن تک کسی قبر کو نہین جانتا۔ اور بنی اسرائیل تیس دن موسیٰ کے موآب میدان رویا کئے وغیرہ وغیرہ۔ کیا معترض کے نزدیک یہ عبارت بہی موسیٰؑ پر ہی نازل ہوئی۔ آپ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

یعنے ہر ایک کہانے کی چیز حلال جانورون سے حلال تہی۔ بنی اسرائیل پر مگر وہ جو حضرت یعقوبؑ نے بوجہ کسی بیماری کے اپنے پر حرام کیا تہا یہ معاملہ نزول توراۃ سے پہلے کا ہے کہدو یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم سو لاؤ وہ توریت جو منزل من اللہ ہے۔ نہ یہ موجودہ محرف مبدل مجموعہ۔ اور اوسکو پڑہو۔ اگر تم سچے ہو۔

لفظ توریت پر ال ہے جو خاص اصلی توراۃ کی طرف اشارہ ہے۔

چوتہا توراۃ کے شریعت مختص قوم والمکان والزمان ہے اور پہر منسوخ بہی۔ جیسے حضرت مسیحؑ فرماتے ہین وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ۔ یعنے مین تم کو حلال کر دونگا اون چیزون کو جو تمپر حرام کی گئین۔ اور قرآن کریم توریت انجیل دونون کا مصدق ہے اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض محرمات کو مسیح علیہ السلام نے حلال فرمایا پس جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ مسیح نے ارنب کو بہی حرام رکہا معترض کا سوال وارد ہی نہین ہو سکتا۔

پانچوان یہہ شریعت عام ہے زماناً ومکاناً جیسے فرمایا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ۔ یعنے خبردار ہو کر سنو اے لوگو کہ اللہ تعالے نے مجھے تم تمام لوگون کیطرف بہیجا ہے اور فرمایا

وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ ۔ میرے پر یہ قرآن اس لئے نازل کیا گیا ہے کہ تم لوگون کو بہی اللہ تعالے کے عذاب سے ڈرا دون۔ اور ان لوگون کو بہی جنکو قرآن کی تبلیغ ہو جائے۔

اس آیت مین عموم زمانہ کیطرف اشارہ ہے یعنے قیامت تک جسکو یہ شریعت پہونچ جاوے۔

اور فرمایا وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ۔

یعنے یہ کتاب ہے جسکو ہم نے نازل کیا مبارک،

یعنے وہ تمام صداقتین جو موجودہ کتب محرفہ مبدلہ مین موجود ہین ۔ اس کتاب مین اسطرح جمع کی گئی ہین جیسے حکام اعلے وقت تصدیق کاغذات پیش شدہ کے سچے کاغذ کو منظور ۔ باقی کو رد کر دیا کرتے ہین اور ضرورت اور فائدہ نزول یہ تہا کہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم عذاب الہی سے ڈرا دے ۔ تمام بستیون کی مان (مکہ) کو اور ان تمام لوگون کو جو اسکے اردگرد ہین یعنے تمام روے زمین کو ۔ پس یہ شریعت محمدی چونکہ تمام روئے زمین کے لئے عام شریعت ہے ۔ اسکے احکام بہی عام ہین ۔ مکہ کو ام القری اسلئے فرمایا کہ اب تمام روئے زمین اسکے دودھ (علم) سے روحانی پرورش پائیگی ۔ اس لفظ ام القری مین بہی اشارہ ہے کہ یہ شریعت تمام روے زمین کے لئے عام ہے اس آیت شریف مین عموم مکانی کی طرف اشارہ فرمایا ہے ۔

چوتہا اللہ تعالے نے فرمایا ہے فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ؂ یعنے تم ملت ابراہیمی کی پیروی کرو جو بالکل سیدہی ہے اگرچہ اس آیت شریف کا حکم عام ہے مگر اللہ تعالے نے اس آیت شریف کو خاص یہود کے اعتراض ہان اسی قسم کے اعتراض کے جواب مین ہی بیان فرمایا یہود کو سمجہایا کہ یہہ مجموعہ محرف مبدل قابل سند نہین ۔ ملت ابراہیمی کا حوالہ حلت حرمت حیوانات مین دو ۔ مگر تعجب ہے کہ معترض صاحب باوصف ایسے سخت انکار کے جو اللہ تعالے کی طرف سے مجموعہ موجودہ کی نسبت کیا گیا ۔ اور اسی قسم کے سوال پر کیا گیا ہے پھر بہی اسی مجموعہ کو پیش کرتا ہے لہذا اب ضرور ہے کہ معترض ملت ابراہیمی سے ارنب کا حرام ہونا ثابت کرے ۔

س ۔ خرگوش کا ذکر (حلت کا) قرآن شریف مین نہیں آیا ۔

ج ۔ قرآن شریف مین حلت ارنب موجود ہے جیسے اللہ تعالے فرماتا ہے قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ الی آخر الایت ؂ کہدے مین نہین پاتا اس وحی مین جو میرے پر اتری کوئی چیز حرام کسی مہذب سوسائٹی کے کہانے والے پر جسکو عموماً مہذب سوسائٹی کہایا کرتی ہے مگر مردار وغیرہ جنکا ذکر اس آیت شریف مین ہے اور فرمایا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ؂ یعنے ایمان والو خوب خبردار ہو کر سنو کہ تمام طیب اور عمدہ اشیاء جو ہمنے تمکو دی ہین بے شک کہایا کرو اور فرمایا

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ ؂ یعنے یہ رسول تمام طیب اشیا (مفید غیر مضر) مومنون پر انکے فائدہ کے لئے حلال کرتا ہے ۔

اور فرمایا قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؂ کہدو کسنے حرام کین اللہ تعالے کی زینتین جو اس نے اپنے بندون کے لئے نکالین اور کس نے حرام کین عمدہ عمدہ کہانے کی اشیاء مفیدہ غیر مضرہ بلکہ کہدو کہ یہ اشیاء ایمان والون کیخاطر اور انہیں کے فائدہ کے لئے تو پیدا کی گئین ۔ اس دنیا مین (باقی لوگ تو انکے طفیلی ہیں)

پس معترض کا فرض ہے کہ ارنب کا غیر طیب یعنی خبیث ہونا علم الادیان (قرآن) علم الابدان (طب) سے ثابت کرے ۔

اب مہذب سوسائٹی مین خرگوش کا استعمال خود معترض مانتا ہے اور اس کی شہادت اور ثبوت اپنے اعتراض مین دیتا ہے ۔ کیونکہ وہ لکہتا ہے کسی نے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ دیا ۔ اگر وہ خود اسکو حلال اور عمدہ قابل ہدیہ نہ سمجہتا تو وہ ہدیہ نہ دیتا ۔ اور ہرگز نہ دیتا ۔ کیا کوئی شیعہ اپنے کسی مجتہد کو گوشت خنزیر ہدیہ دیتا ہے ۔ بلکہ گوشت خرگوش جسکی حرمت کا یا کراہت کا کوئی واقعی ثبوت شیعہ کے پاس نہین کسی مجتہد یا دوست کو ہدیہ دیتا ہے ؟

دوسرا جو چیز نہایت ہی عزیز ہو وہی قابل ہدیہ ہوتی ہے ۔ جیسے وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ؂ مال محبوب دینا چاہیے ۔ اور لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؂ تم کبہی ہی نیک نہیں ہو سکتے جبتک محبوب چیز نہ خرچ کرو ۔

تیسرا اگر اسکو اسکے طیب اور حلال ہونیکا علم نہوتا تو کبہی بہی یہہ ہدیہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور نہ لیجاتا کیونکہ وہ شارع تہے ۔ بلکہ اگر اسکی حلت مین اسکو کچھ بہی اشتباہ ہوتا جب بہی وہ پیش نکرتا کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ ؂ خبیث چیز کے خرچ فی سبیل اللہ کرنیکا ارادہ بہی نہ کرو جسکا لینا تم خود پسند نہیں کرتے ۔

چوتہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسکو حلال طیب نہ سمجہتے تو ہرگز اسکو قبول نفرماتے ۔

پانچوان اگر اس کی حلت مین کچھ بہی اشتباہ ہوتا تو حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہرگز خاموش نرہتے بلکہ اس کی حرمت کا زور کے ساتہ تصریح کر دیتے کیونکہ وہ اصلاح بنی آدم بلکہ اصلاح خلق اللہ کے لئے مبعوث تہے اور رحمۃ للعالمین اور رؤف رحیم تہے انکو کب گوارا تہا کہ ایک غیر طیب (مضر غیر مفید) چیز کا استعمال انکے پیش ہو اور وہ خاموش رہین وہ تو خاتم النبین تہے یعنے اب آیندہ کسی شریعت کے آنے کی قطعاً امید نہ تہی پہر کیا ممکن تہا کہ ایسے موقع پر خاموشی اختیار فرماتے ۔ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کثیرا کثیرا باوجود اسکے اللہ تعالے کی آپ کو سخت تاکید بہی تہی ۔ يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؂ یعنے اے رسول ضرور ضرور پہونچا دے جو کچھ تیری طرف اوتارا گیا اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے کوئی بہی حق تبلیغ پورا نہ کیا ایسی تاکید کے ہوتے ہوئے پہر حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہرگز ہرگز خاموشی اختیار نفرماتے اگر اس کی حلت مین کچھ بہی اشتباہ ہوتا اس حدیث مین اس ..... مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى صلے اللہ علیہ وسلم نے گویا خرگوش کا نام لیکر اسکی حلت کے لئے نص صریح بیان فرما دی ۔ لیجئے اب تو صاف صریح نام بہی لے دیا ۔ یہ اللہ تعالے عالم الغیب کی تدبیر ہے جسکو اس زمانہ کے شیعون کے اعتراض کا علم تہا ۔ اسلئے اس نے معترضین کی زبان سے ہی ارنب کے نام کے ساتہ اسکی حلت کا ثبوت دیدیا فَسُبْحَانَ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۔

چہٹا اگر معترض کے نزدیک خرگوش کی حلت حرمت کا ذکر قرآن کریم نے نہین کیا تو معترض کے نزدیک اسلام کامل دین نہین اور قرآن کامل کتاب نہین حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہی آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؂ یعنے تمہارے دین (جزا و سزا کے مسائل) کو کامل طور پر بیان کر دیا ۔ اور یہہ نعمت پوری پوری تم کو دیدی اور تمہارے فائدہ کے لئے اسی کی فرمانبرداری کو پسند کیا جزا و سزا کے لئے اگر کہو کہ اس کا نام خصوصاً قرآن مین نہین آیا تو اسکا ذکر قرآن مجید مین مفصلاً نہ مجملاً آچکا ہے ۔ جسکی تصریح بیان کی گئی ہے ۔ اور حدیث مین تو صاف لفظ ارنب کا لے کر اسکی حلت بیان کر دی جسکا حوالہ آپ نے دیا ہے ۔

ساتوان جب یہود نے محرمات تورات کا اعتراض کیا تو فرمایا کہ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْ اِسْرَاۗءِيْلَ ؂ جس کا ترجمہ پیشتر لکہا گیا یعنی جن جن جانورون کی حرمت کا تم حوالہ توریت کا دیکر اعتراض کرتے ہو وہ تو بنی اسرائیل پر حلال تہے مگر جس توریت کا تم حوالہ دیتے ہو یہ قابل اعتبار نہین فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ وہ اصلی توریت منزل من اللہ لاؤ اگر تم ان جانورون کی حرمت کی بابت سچا ثبوت دینا چاہتے ہو ۔

لطیفہ یہ ہے کہ موجودہ محرف مبدل مجموعہ مین ذکر حرمت شتر و خرگوش ایک ہی سطر مین ہے ۔ جس سے صاف اور صریح طور پر ذکر حلت خرگوش کا اس آیت شریف سے سمجہہ مین آتا ہے تو گویا اسطرح نام سے خصوصاً خرگوش کا لیا گیا ۔

آٹھوان اگر ہر ایک جانور حلال کا نام لینا ہی ضروری تہا تو معترض کا فرض ہے کہ قرآن مجید سے دوسرے حلال جانورون کے نام مفصل دکہاوے بات یہہ ہے کہ طیبات اور بالمعروف فرما کر تمام فہرست قرآن مجید نے دیدی ہے والا شیعہ ہی حلال اشیا کی فہرست دکہا دین ۔

نوان کیا جن جانورون کی حلت کا ذکر قرآن مجید مین نام وار نہین کیا شیعہ کے نزدیک وہ تمام جانور حرام ہین ؟

دسوان جن جانورون کی حرمت کا ذکر قرآن مجید مین نہین کیا شیعہ کے نزدیک وہ حلال ہین ؟

س ۔ خرگوش کو حیض آتا ہے ۔

ج ۔ کیا حیض کو اللہ تعالے نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدار حلت و حرمت قرار دیا ہے اسطرح تو سارے آدمی (مرد) اور کتے ۔ بلا ۔ بہیڑیا ۔ شیر ۔ چیتا وغیرہ وغیرہ جانور بہی حلال ہون ۔ یہ عجیب اور نرالا قانون نہ اللہ تعالے نے فرمایا نہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا وَلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؂

س ۔ ارنب کی شکل مکروہ ہے ۔

ج ۔ یہہ دوسرا قانون ہے جو اس پہلے سے بہی نرالا ہے ۔ کیا حلت و حرمت کے مدار خوبصورت بدصورت پر اللہ تعالے نے کہین فرمائی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو بیان فرمایا ۔ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ؂ ۔

دوسرا ہر ایک جانور خوبصورت بہی ہوتا ہے اور بدصورت بہی اگر شیعہ کے نزدیک یہی مدار حلت وحرمت ہے۔ تو بہیڑیا گدہا کتا سانپ بچہو۔ بکرا چہترا وغیرہ کل جانوروں مین خوبصورت حلال اور بدشکل حرام ہونے چاہئیں تو اس قانون کے مطابق بہت خوبصورت محرمات حلال ہو جائینگے اور بدشکل حلال جانور حرام ماننے پڑینگے۔ کیا شیعہ کے نزدیک جو خنزیر خوبصورت ہو وہ حلال

تیسرا خرگوش کی بدصورتی صرف شیعہ کے نزدیک ہی ہے یا عام عقلمندوں کے نزدیک چوتہا خوبصورتی بدصورتی باختلاف طبائع مختلف ہوتی ہے مثلاً حبش مین گورا رنگ نہایت ناپسند ہے یہانتک کہ یوروپین لوگون کے ساتہہ انکو مبروص سمجہہ کر چہونا بہی پسند نہین کرتے اور حبشی جسقدر سیاہ زیادہ ہو اوسکی قدر و منزلت وقیمت زیادہ ہے مگر ہندوستان مین معاملہ بالکل برعکس ہے۔

س ۵ امام جعفر اسکو حرام جانتا ہے۔

ج ۵ اول تو قرآن مجید کے مقابلہ مین امام جعفر کا قول سند نہین۔

دوسرا قرآن مجید مین کہین بہی ذکر نہین کہ جس چیز کو امام جعفر حلال کرے وہ حلال ہے اور جسکو حرام کہین وہ حرام ہے بلکہ کسی آدمی کی نسبت بہی یہہ اجازت نہین۔

تیسرا یہ افترا علے اللہ ہے جو امام جعفر جیسے پاکباز آدمی کے خلاف شان ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علے اللہ الکذب ۱۴ یعنے تم جہوٹ موٹ اپنی زبان سے کسی چیز کو حلال یا حرام نہ بناؤ یہہ تو افترا علے اللہ ہے۔

چوتہا کسی چیز کے حلال یا حرام کہدینے کا خود بخود مختار مجاز سمجہنا یہود ونصاریٰ کا کام ہے نہ کسی مومن کا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ ۱۱ اپنے مولویوں اور فقیروں کو انہون نے سوائے اللہ تعالے کے رب بنا لیا تہا۔

پانچواں اللہ تعالے نے جب حضرت سید عالم فخر بنی آدم شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین بالمومنین رؤف رحیم فداہ ابی وامی وروحی صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی چیز کے حلال وحرام کرنے کا اختیار عطا نہین فرمایا تو امام جعفر صادق کسطرح مجاز حلال حرام کرنے کا ہو گئے۔ چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ۲۷ یعنے شریعت کے متعلق کوئی بات بہی رسولکریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے طرف سے نہین فرمایا کرتے بلکہ جو کچہہ فرماتے ہین وحی الہی سے ہی فرماتے ہین۔ حالانکہ رسولکریم صلے اللہ علیہ وسلم وہ ذات بابرکات ہے جسکی شان مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۳ ۱۲ اگر تم خدا تعالے کے ساتہہ محبت رکہنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ تو میری پیروی کے سبب تم خدا تعالے کے محبوب بن جاؤگے۔ پہر فرمایا قل یا عبادی الذین اسرفوا ۲۴ کہدو یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اے میرے بندو جنہون نے خطا کاری کی یعنے خدا تعالے کے بندون کو میرے بندے کہنے کی اللہ تعالیٰ خود اجازت دیتا ہے۔ پہر فرمایا یخادعون اللہ والذین امنوا ۱ خدا تعالے کے ساتہہ دہوکہ کرتے ہین اور ایمانداروں کے ساتہہ۔ اللہ تعالے کے ساتہہ تو دہوکہ نہین ہو سکتا کیونکہ وہ علیم بذات الصدور ہے مگر اللہ تعالے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ دہوکہ کرنا اپنا دہوکہ فرمایا یہہ محل تعریف ومحامد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان کا نہین اور نہ کسی انسان کی طاقت ہے کہ آپکے محامد پورے پورے بیان کر سکے۔ محمد حامد حمد خدا بس

خدا مدح آفرین مصطفے بس
محمد از تو میخواہم خدا را ✦ خدایا از تو حب مصطفے را

جب ایسے ذات پاک کو اختیار حلت حرمت کا اپنی طرف سے نہین تو امام جعفر کو کب اختیار ہو سکتا ہے۔

چہٹواں۔ اسبات کا کیا ثبوت ہے کہ امام جعفر فی الواقعہ اس کو حرام جانتا ہے کیونکہ جس مذہب مین تقیہ جیسا گند موجود بلکہ ضروری ہو اس مذہب کے کسی آدمی کی بہی کوئی بات قابل اعتبار نہین۔ چہ جائیکہ مذہبی روایت کا اعتبار کیا جاوے

س ۶ جسقدر اولاد کو حال اپنے اباو اجداد کا معلوم ہوتا ہے دوسرے کو کم۔

ج یہہ عجیب فلسفہ ہے جو ساری دنیا سے نرالا ہے بلکہ نہ خدا کے قول کے موافق ہے نہ خدا تعالے کے فعل کے۔ جیسے فرمایا قال ومن ذریتی قال لا ینال عہدی الظالمین ۱۵ یعنے حضرت ابراہیم نے دعا کی میری ذریت مین سے بہی امام بنائے جاوین تو اللہ تعالے نے فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہین پہونچا کرتا اسی کے مطابق فعل الہی کو ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین یہود ونصاریٰ کو دیکہو انکے آباواجداد مین ہزارون انبیاء گذرے۔ باوجود اس کثرت انبیاء کے فتویٰ اللہ تعالے کا انکے افعال کی نسبت یہہ ہوا۔ کہ فخلف من بعدھم خلف ۹ انکے بعد نالایق جانشین ہوئے۔ بلکہ موسیٰ علیہ السلام کا فتویٰ فطال علیکم العھد ۱۶ کیا تمپر کوئی بہت زمانہ گذر گیا تہا بلکہ بنی اسرائیل کی شرارتون کے ذکر سے تو قرآن بہرا پڑا ہے۔ کیا حضرت نوح کا حال انکے اس بیٹے اور بی بی کو معلوم زیادہ تہا جو غرق ہوئے یا مومنین کو۔ یا دیگر مومنین کو حضرت موسیٰ کا حال قارون کو زیادہ معلوم تہا یا ساحرون اور اوس کو جو فرعون کے ساتہہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے جہگڑا۔ حضرت عیسےٰ کا حال انکے بہائیون کو زیادہ معلوم تہا جنہون نے حضرت عیسےٰ کو پاگل سمجہکر انکے قید کروانے کی درخواست کی تہی اور یہودا اسکریوطی کو جسنے سات روپیہ کے حضرت کو گرفتار کرا دیا تہا۔ یا حواریون کو جنمین کوئی مچہوا اور کوئی ماہی گیر تہا۔ حضرت رسولکریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حال ان کے چچاؤن کو زیادہ معلوم تہا۔ یا بلال باشندہ حبش وسلمان فارسی وغیرہ کو۔ آجکل جو سید عیسائیون مین شامل ہوگئے۔ کیا انکو بہی آباو اجداد کا کچہہ حال معلوم ہے؟

انظر کیف یفترون علے اللہ الکذب ۵ ۔ اتقولون علے اللہ ما لا تعلمون ۱ یعنے دیکہو تو کیسے اللہ تعالے پر جہوٹ جوڑتے ہین۔ کیا ناسمجہی سے اللہ تعالے پر جہوٹ بناتے ہو۔

دوسرا اگر فرض کر لیا جاوے کہ حال اباو اجداد کا کسی کو معلوم ہے مگر جن کے مذہب مین تقیہ کرنا ضروری ہے اون کی روایت پر کسطرح اعتبار ہو سکتا ہے

تیسرا در منثور اور تفسیر کبیر مین بروایت حضرت علی کے لکہا کہ جب سورۃ کوثر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے پوچہا کہ وانحر کے کیا معنے ہین تو اونہون نے کہا سینہ پر ہاتہہ باندہنا اب یہ خبر تو گہر والون کی ہی ہے۔ فھل من مدکر کیا کوئی ہے جو مان جاوے۔

چوتہا احادیث مین ہاتہہ باندہنا سینہ پر اور تحت السرہ دونون کا ذکر ہے۔

پانچوان کیا تمام سادات کو جو اولاد علی ہین علوم قرآن ایسے حاصل ہین جنکا انکے قاعدہ سے پتہ لگتا ہے۔

س ۷ مرزا صاحب آپکو حضرت علی پر فضیلت دیتے ہین

ج۔ بیشک یہ بہت پرانا جہگڑا ہے۔ اول المعترضین نے کہا انا خیر منہ ۹ مین اس آدم سے اچہا ہون۔ بعد اس کے اسکے اظلال مین سے کسی نے کہا ونحن احق بالملک منہ ۲ ۱۶ سلطنت کے تو ہم زیادہ مستحق ہین اس (طالوت) سے۔ کسی نے کہا ما نری لکم علینا من فضل ۱۲ یعنے تجہے ہم پر کوئی فضیلت نہین ہے اے نوح جو رسالت کے لئے ضروری ہے۔ کسی نے کہا وانا لنرٰک فینا ضعیفا ۱۲ یعنے ہم میں تو اے شعیب ضعیف ہے۔ احکم الحاکمین کا رسول تو ضعیف نہین ہونا چاہئے۔ کسی نے کہا انا لنرٰک فی سفاھۃ ۱۲ یعنی ہم تو تم مین اے ہود سفاہت پاتے ہین جو شان نبوت کے خلاف ہے۔

کسی نے کہا نؤتی مثل ما اوتی رسل اللہ ۸ یعنے ہم کو بہی اسی طرح وحی ہونی چاہئے جیسی اور رسولون کو ہوا کرتی ہے کسی نے کہا لولا نزل ھذا القرآن علے رجل من القریتین عظیم ۲۵ یعنے قرآن مجید مکہ یا طائف کے کسی نمبردار یا رئیس پر کیون نہ نازل ہوا۔ اللہ تعالے احکم الحاکمین وخیر الحاکمین کا جواب اس مین یہ ہے۔

اھم یقسمون رحمۃ ربک نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیوۃ الدنیا ۲۵

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ ۸ اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء ۴ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۲۸ ۱۱

یعنے دنیا مین جو مراتب مین فرق ہے کیا اسکی تقسیم بہی یہ خود ہی کر لیا کرتے ہین۔ یا اللہ تعالے جسکو چاہتا ہے اپنے فضل سے غنی بناتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنی حکمت سے فقیر بناتا ہے اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ امانت رسالت کے بوجہہ کو کون اٹہا سکتا ہے۔ وہ خود ہی جسکو چاہتا ہے رسالت کے لئے ہان اس امانت کے بوجہ کے لئے جس کی برداشت سے زمین آسمان جبال نے اپنا عجز ظاہر کیا منتخب کر لیتا ہے یہ تو اللہ تعالے کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیدیتا ہے۔

ابہی اے معترضو! تمنے کیا دیکہا ہے اللہ تعالے تو بڑے بڑے فضل اس رسول مجدد مہدی ومسیح وجری اللہ فی حلل الانبیاء پر کرے گا۔ لطف یہ ہے کہ اللہ عالم السر والاخفی نے ذالک فضل اللہ والی آیت کو وآخرین منھم والی

آیت یعنے مرزا صاحب کی پیشگوئی کے ساتھ ہی رکھا ہے۔

س۔ مرزا صاحب کی کونسی فضیلت ہے۔

ج۔ ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

(۱) مرزا صاحب کی پیشگوئی قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمائی۔ وَ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۲۸ یعنے وہ ذات پاک وہ ہے جس نے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخرین میں بھی ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہیں میں سے ہوگا یعنے باوجود رسول ہونے کے امت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں سے ہوگا۔ مگر ابھی وہ آخرین لوگ صحابہ کے ساتھ شامل نہیں ہوئے بلکہ بعد میں آئینگے۔ اس آیت شریف میں اللہ تعالےٰ نے اسی آیت کے حروف میں بطور ابجد کے زمانہ بھی بتلا دیا جو ۱۲۷۵ ہے اور

(۲) حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے سوال پر حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ وہ ان سے ہوگا۔ اور حضرت مرزا صاحب بھی فارس کے ہیں۔

(۳) اللہ تعالےٰ نے ایک اور طور پر بھی زمانہ کا حوالہ دیا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا أَمْثَالَكُمْ ۲۶ جب تم (مسلمان) لوگ سچے ایمان سے پھر جاؤگے اور تمہارا اسلام برائے نام اور اعمال اسلامی بطور رسم رہ جائینگے اور ان میں روحانیت نہیں رہیگی۔ تو ہم سوائے تمہارے ایک قوم بدلینگے مگر وہ تمہاری طرح نہونگے۔ حقیقت تر حل اس آیت کے بھی صحابہ کے سوال پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کی ران پر ہاتھ رکھکر وہی جواب دیا جسکا ذکر فضیلت اوّل میں ہو چکا۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیت شریف میں بھی زمانہ مسیح موعود کا دو طرح پتہ دیا ایک علمی طور پر یعنے غیرکم کا عدد ۱۲۷۰ ہے دوسرا عملی طور پر کہ اس زمانہ میں اسلامی حالت بہت ہی کمزور ہو جائیگی چنانچہ اس آیت کی تفسیر حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادی۔ لو کان الایمان معلقا عند الثریا لناله رجال من ابناء فارس یعنے ایمان ثریا پر چڑھ جاویگا مگر ابنائے فارس میں سے ایک بڑا بہادر عظیم الشان مرد اوسکو پھر نیچے اتارے گا وغیرہ ذٰلِكَ مِنَ الْاَحَادِيْث جنکا ذکر ابواب الفتن و اشراط الساعۃ میں درج ہے۔

(۴) يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ ۲۸ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک صلح کا شاہزادہ آنے والا ہے جو میرے بعد آوے گا۔ اوس کا نام احمد ہوگا۔ یعنے اس کا کام تلوار چلانیکا نہوگا۔ صرف زبانی تفہیم تبلیغ کا کام کریگا اور وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جمالی صفت احمد کا ظل اور مظہر ہوگا۔

(۵) اسی آیت کے بعد اللہ تعالےٰ پھر اس زمانہ کی حالت بیان فرماتا ہے يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ۲۸ - یعنے وہ لوگ اللہ تعالےٰ کے نور کو پھونکوں سے بجھانا چاہینگے۔ یعنے مخالفین اسلام کا حملہ اسلام پر زبانی اور بحث مباحثہ کے رنگ میں ہوگا لہذا اس کا جواب بھی زبانی ہی ہوگا یہ نہیں کہ ایک آدمی اسلام پر اعتراض کرے اور میاں خونی مہدی صاحب تلوار لے کر اس کا سر کاٹ ڈالیں جیسے کہ خونی مہدی کے منتظرین کا اعتقاد ہے۔

(۶) اللہ تعالےٰ نے مرزا صاحب کو رسول فرمایا هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ - وہ ذات پاک وہ ہے جسنے اپنا رسول اُس ہدایت اور اوس سچے دین کے لئے بھیجا ہے جس دین کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اُتارا تھا۔ آل جو الهدیٰ اور دین الحق پر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نیا دین نہیں لاویگا بلکہ اسی دین اسلام کا متمم ہوگا

(۷) پھر بعد اسی آیت کے اللہ تعالےٰ اپنی تائید و نصرت کا وعدہ اور اسی مسیح کی کامیابی کا وعدہ فرماتا ہے۔ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۲۸ نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مرسل من اللہ مسیح موعود و مہدی معہود تمام ادیان پر غالب آجاویگا۔

(۸) پھر اسی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّيْنَ مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ۔ ۲۸ یعنے خبردار ہو کر سنو اے مومنو (اس مسیح کے ساتھ) انصار اللہ بن جاؤ جیسے عیسیٰ بن مریم کے حواریوں نے اس کی مدد طلب کرنے پر انصار اللہ ہونے کا وعدہ کیا تھا یعنے اس مسیح کو بھی مشکلات پیش آئینگے۔ مسیح کی طرح مقدمات فوجداری بھی ہونگے اور اور ضرورتیں بھی پیش آئیں گی۔ تم کو چاہیے کہ اوسوقت اسکے ساتھ انصار اللہ بن جاؤ۔ اس آیت شریف میں صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ اس جری اللہ فی حلل الانبیا حجۃ اللہ فی الارض کے ساتھ امداد کرینگے سخت تاکید کی گئی ہے۔ باتفاق مفسرین آیت لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ مسیح موعود کے زمانہ کے لئے ہی ہے۔ واللہ اعلم

(۹) وَ آخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ ۱۰ یعنے جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے لئے قوۃ اور گھوڑوں کے تیاری کی ضرورت ہے۔ اسیطرح ایک اور قوم بھی اسلام کی دشمن ہے ابھی تم انکو نہیں جانتے اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے مگر ان مخالفوں کیلئے قوۃ کیضرورت نہیں نہ گھوڑوں کی بلکہ اسوقت صرف روپیہ کے خرچ کی ضرورت ہے سو تم وہی خرچ کرنا۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے صرف پیشگوئی ہی نہیں فرمائی بلکہ اس مسیح موعود کی امداد کی بھی تاکید فرمائی۔

يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ كَلَّا لَا وَزَرَ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ - یعنے پوچھتا ہے کب ہوگا وقت اس قیامت (کبریٰ) کا (یعنے اس کی کیا علامت ہے یہہ سوال وقوع قیامت کا نہیں کیونکہ جب قیامت آگئی پوچھنے والے کو اس سے کیا فائدہ بلکہ ایسے سائل کا منشا ہوتا ہے کہ علامت دیکھکر وہ کوئی تدبیر اپنے بچاؤ کی کرسکے) اسکے جواب میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب پتھرا جائینگی وہ آنکھیں یعنے آدمی کی آنکھ روشنی سے عاجز ہو جاوے یعنی مسیح موعود جب جب اپنا دعوے مع دلائل پیش کریگا لوگ اُس کے دعوے کو منکر اور اس کے بالمقابل آبا اجداد علما فقرا کے سنے سنائے مسائل پر غور کر کر حیران ہو جائینگے۔ کیونکہ ان کا (الف) اعتقاد تھا مسیح علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں مگر مسیح موعود روشن دلائل قرآنی سے اسکی موت کا ثبوت دیگا۔ (ب) وہ مسیح علیہ السلام کے دمشق میں چیل کی طرح آسمان سے گرنے کے منتظر تھے اور وہ روشن دلائل قرآنی سے مردہ کے واپس نہ آنے اور مسیح کے اسی امت سے مبعوث ہونے کا ثبوت دیگا (ج) اعتقاد تھا کہ مسیح اور خونی مہدی آتے ہی تلوار ہاتھ میں پکڑے گا اور جو کلمہ نہ پڑھے گا اسکو وہیں قتل کر ڈالیگا مگر یہ صلح کا شاہزادہ انکو لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۳ اور يضع الحرب سے ثابت کردے گا کہ دین کے معاملہ میں جبر نہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ وہ جنگ نہیں کرے گا۔ بلکہ جنگ موقوف کردے گا۔ (د) انکا اعتقاد تھا کہ وہ جزیہ موقوف کردیگا یعنے شریعت محمدی کے بعض مسائل کا ناسخ بھی ہوگا مگر اسنے عملی طور پر اس پیشگوئی کے معنے سمجھا دیئے کہ اسپر ٹکس لگیگا اور بذریعہ عدالت ٹکس (جزیہ) موقوف کرادے گا وغیرہ وغیرہ۔

اسی واسطے اللہ تعالےٰ نے برق البصر فرمایا کہ موجب انکی آنکھیں پتھرانیکا یہ ہے کہ وہ سخت ظلمات عقائد میں بسبب فیج اعوج کے پڑے ہوں گے اچانک جب یہہ نورانی دلائل سنیں گے حیران ہو جائینگے۔ تو اللہ تعالےٰ انکے حیرانے رفع کرنے کے لئے دو عظیم الشان گواہ پیش کریگا یعنے ماہ رمضان میں خسوف کسوف ماہتاب و آفتاب کا ہوگا۔ خسف القمر کے معنے تو صاف ہیں کہ ماہتاب کو کسوف لگیگا۔ مگر جمع الشمس و القمر کے معنے سمجھنے کے لئے کچھ تفصیل کیضرورت ہے۔

زمین اور چاند آفتاب کے گرد گھومتے ہیں تو بعض وقت ماہتاب و آفتاب کے مابین زمین حائل ہو جاتی ہے پس جتنا حصہ ماہتاب کے مقابل زمین واقع ہو اتنی قدر میں چاند دکھائی نہیں دیتا کیونکہ نور القمر مستفاد من نور الشمس کے مطابق چاند آفتاب سے اوسوقت اتنے حصہ میں نور نہیں لے سکتا۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چاند حائل ہو جاتا ہے آفتاب اور زمین میں گویا زمین ایک طرف ہو جاتی ہے اور آفتاب و ماہتاب ایک طرف جمع ہو جاتے ہیں اور زمین دوسری طرف رہ جاتی ہے۔

فرض کرو کہ دائرہ (الف) آفتاب - و دائرہ (ب) ماہتاب ہیں۔ اور انکے محاذ پر زید بیٹھا ہے تو جتنا زید کی آنکھوں کے سامنے سے ماہتاب آفتاب کو ڈھانکیگا اتنا حصہ آفتاب کا زید کو نظر نہیں آویگا دوسری مثال میں ان دونوں نورانی ستاروں کو لمپ سے میں تشبیہ دیکر سمجھاتا ہوں آپ اپنے سامنے دو لمپ ایسی طرح رکھو کہ ایک لمپ دوسرے کا کوئی حصہ ڈھانک لے اسطرح

زید	لمپ	لمپ
یا زمین	یا ماہتاب	یا آفتاب

تو اب زید یا زمین والے اس لمپ کو نہیں دیکھ سکتے جسکا نام آفتاب رکھا ہے اب اس شکل سے صاف ثابت ہو کہ جمع الشمس و القمر کے معنے ہیں آفتاب کو کسوف لگیگا کیونکہ اسوقت ماہتاب و آفتاب

بمقابلہ زمین جمع ہو گئے ہیں اسکے معنے قیامت کے نہیں اس لئے کہ اول سائل کا سوال علامات قیامت سے ہے - دوسرا اگر قیامت کا ہو تو یہ جواب فضول ہے۔
تیسرا - سوال دگر جواب دگر ہے
چوتھا - قیامت کو ماہتاب کے کسوف کے کیا معنے جبکہ ماہتاب و آفتاب ایک جگہ جمع ہو جاوینگے اور آفتاب جس سے ماہتاب نور لیتا ہے وہ خود بے نور ہو جانیکا اسوقت خسوف کسوف کے کیا معنے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جب آفتاب بے نور ہو جاوے گا۔

اللہ تعالے علیم خبیر حکیم نے جسکا کوئی کام بھی خالی از حکمت نہیں بجائے تنکسف الشمس کے جو مختص ہے جمع الشمس والقمر کو جو اس سے اطول ہے اس جگہ پسند فرمایا اسمین یہ حکمت ہے کہ مسیح موعود و مہدی مسعود جری اللہ فی حلل الانبیاء آفتاب یعنے نبی بھی ہوگا اور ماہتاب یعنے امتی بھی ہوگا - دوسرا وہ بروز حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی ہوگا جو آفتاب ہے یعنے خود منبع انوار و برکات ہیں اور کسی انسان سے استفادہ نہیں فرمایا اور نہ کسی کے مطیع و تابع ہیں بلکہ خود متبوع اور مطاع ہیں - اسی لئے اس مسیح کا نام مہدی ہوگا اور بروز حضرت مسیح کا بھی ہوگا جو تابع شریعت موسوی تھے اور ماہتاب کی طرح اس آفتاب سے مستفید تھے جسکا نام موسیٰ تھا اور اس لئے انکا نام مسیح بھی ہوگا - تیسرا شمس و قمر کا خطاب اللہ تعالے بھی ان کو دیگا اس لئے اس الہام کا اشارہ اللہ تعالے نے قرآن مجید مین پہلے ہی سے کر دیا چنانچہ وہ الہام ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء مین ہوا جو الحکم و بدر اور میگزین مین بھی مفصل درج ہے - وہ یہ ہے یا قمر یا شمس انت منی وانا منک اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور مین تجھ سے ہون حضرت اقدس مرزا صاحب نے فرمایا کہ اس الہام مین خدا تعالے نے ایکدفعہ اپنے آپ کو سورج فرمایا ہے اور مجھے چاند اور دوسری دفعہ مجھے سورج فرمایا ہے اور اپنے آپکو چاند یہ ایک لطیف استعارہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا تعالے نے میری نسبت یہ ظاہر فرمایا ہے کہ مین ایک زمانہ مین پوشیدہ تھا اور اسکی روشنی کے انعکاس سے مین ظاہر ہوا اور پھر فرمایا کہ ایک زمانہ مین وہ خود پوشیدہ تھا

پھر وہ روشنی جو مجھے دی گئی اس روشنی نے اسکو ظاہر کیا یہ ایک مشہور مسئلہ ہے - نور القمر مستفاد من نور الشمس یعنے چاند کا نور سورج کے نور سے فیض حاصل کرنے والا ہے پس اس الہام مین اول خدا تعالے نے اپنے تئین سورج قرار دیا اور اسکے انوار اور فیوض کے ذریعہ سے مجھ مین نور پیدا ہونا بیان فرمایا ہے اس لئے مین قمر کہلایا پھر چونکہ میری روشنی سے جو مجھے دیگئی اسکا نام روشن ہوا اس لئے اس بنا پر مجھے سورج قرار دیا گیا اور خدا تعالیٰ نے آپکو قمر قرار دیا کیونکہ وہ میرے ذریعہ سے ظاہر ہوا اور اس نے اپنا زندہ وجود میرے وسیلہ سے لوگون پر نمایان کیا یہ شمس و قمر کا خطاب الہام کے دوسرے حصہ کی تشریح ہے کہ انت منی وانا منک یہ ایک ایسی نظیر ہے جو انسان کے وہم و گمان مین نہیں آسکتی - یہی حکمت ہے کہ اللہ تعالے نے قرآن مجید مین بھی قمر کو مقدم بیان فرمایا جیسے الہام مین یعنے پہلے تو گمنام اور پوشیدہ ہوگا اور خسوف مین اور اللہ تعالے کی روشنی کے انعکاس سے تو ظاہر ہوگا پھر ایک زمانہ مین خود کسوف مین ہونگا پھر اس روشنی سے جو تجھے دی جاوے گی یہ روشنی مجھے ظاہر کر دے گی۔

اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جب یہ نشان آسمانی ظاہر ہو جاوے گا اسوقت سمجھدار انسان جسکے اندر ضد نہیں وہ تو بول اٹھیگا کہ این المفر یعنے اب تو دلائل اور بحث سے بات گذر گئی اب انکار اور بحث مباحثہ اور بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں - كَلَّا لَا وَزَرَ خبردار بھاگنا کیا اب تو شامت انکار کے سبب طاعون و زلازل آجاینگے اور ان کو کوئی جائے پناہ نہ رہے گی - إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ اب تو جائے قرار سوائے رب کے اور کوئی نہیں یعنے جو صدق دل سے مسیح موعود کو مان لینگے اللہ تعالے کے فضل سے بچ سکتے ہین (۱۰) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۝
اللہ تعالے مومنین صالحین کے ساتھ جو تم مین سے ہون اس طرح وعدہ کرتا ہے جسطرح تم سے اگلون یعنے موسوی شریعت والون کے ساتھ کیا تھا کہ ان کو خلیفہ بناتا رہے گا۔
اور حسب الحکم كما ارسلنا الى فرعون رسولاً کی آخری خلافت مین یہ مثلیت ہوگی کہ جیسے حضرت عیسےٰ علیہ السلام چودھوین

صدی پر خدائی خلیفہ ہوئے تھے اسیطرح اس امت مین بھی خاتم الخلفاء چودھوین صدی پر ہوگا - اس آیت شریف مین صرف پیشگوئی ہی نہیں فرمائی بلکہ اس کے آخر پر فرمایا
وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ - اسکا منکر فاسق ہوگا
(۱۱) يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۝ یعنے اے اولاد آدم ضرور ضرور تمہارے پاس رسول آئینگے اور اللہ تعالے کی آیات تم پر پڑھینگے - تفسیر کبیر مین کہ اس سے مراد آیات قرآنی ہین ابن کثیر نے لکھا ہے سیبعث الیہم رسلا ان کی طرف ضرور ضرور رسول بھیجیگا - شاید کوئی مخالف اسجگہ یہ دھوکہ دے کہ بنی آدم سے مراد قبل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لوگ ہین تو اس دھوکہ مین آنا نہیں چاہئے اوّل جہان گذشتہ انبیا کا ذکر ہوتا ہے وہان بطور حکایت ذکر ہوتا ہے بخلاف اس کے یہان نون موکدہ کے ساتھ اس مضمون کو موکد کر دیا ہے۔

دوسرا یہ سورہ بنو جرہم کے جواب کے لئے نازل ہوئی کہ وہ ننگے طواف کیا کرتے تھے - اللہ تعالے نے ان کو فرمایا تم تو آدم کی اولاد ہو وہ ایسا لباس کا پابند تھا کہ جب کسی سبب سے مجبوراً بلا اختیار خود ننگا ہو گیا تو درختون کے پتون سے اپنا بدن ڈھانک لیا - تم ادہراس کی اولاد کا دعوے کر کر اور پھر یہ دعوے کر کر کہ وجدنا علیہ اباءنا پھر اپنے اس اب کے برخلاف ننگے ہوتے ہو اس قسم کے الفاظ وقت ضرورت قرآن مجید مین خصوصاً استعمال ہوتے ہین جیسے یا ابن ام اے مان کے بچے - یعنے جب موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کو غضبناک ہو کر پکڑا تو انہون نے زیادہ رحم دلانے کے لئے یا ابن ام کہا اسی طرح یا بنی اسرائیل - اللہ تعالے یہود کو شرم دلانے کے لئے اس لفظ سے مخاطب کرتا ہے کہ تم جسکی اولاد ہو وہ تو خدا کا بہادر سپاہی تھا - تم کیسے ناخلف پیدا ہوئے - غرض یہان بھی اللہ تعالے نے انکو یا بنی آدم سے مخاطب کیا ہے۔
(۱۲) كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۝ - لکھدیا ہے اللہ نے کہ مین اور میرے رسول ضرور ضرور غالب ہی رہینگے۔
(۱۳) إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۝ ہم ضرور مدد دیتے ہین

اور مدد دیا کرینگے اپنے رسولون اور مومنون کو اسی دنیا مین - اگر کہو کہ ان تینون آیات مین رسل کا لفظ جمع ہے اور مرزا صاحب ایک ہین - اس کا جواب وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ کی تفسیر مین یعنی فضیلت نمبر ۱۸ مین مفصل لکھا جاوے گا۔
(۱۴) الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي ۝ یعنے آج مینے جو کچھ توحید الہی و جزاء و سزا و حلال و حرام کے متعلق ضروری تھا وہ کامل طور پر بیان کر دیا - اور اس نعمت کا اتمام یعنے تمام روئے زمین پر اسکی تبلیغ بھی کر دی یعنے جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں اب ان کے بعد کسی نبی صاحب شریعت کے آنے کی ضرورت نہیں رہا اسی طرح اس نعمت کی کامل اور پوری تبلیغ تمام روئے زمین پر مسیح موعود کے زمانہ مین تمام ہوگی جو وہ خاتم الخلفاء ہوگا - جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اسمین اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود کی نہایت ہی عظمت شان بیان فرمائی ہے۔
ایک تو مماثلت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دی گئی - ختم نبوت و خلافت مین - دوسرا فرض منصبی کے بیان کرنے سے کہ تمام زمین پر اسلام کو پہونچائیگا - تیسرا تائید الہی کے بیان سے کہ فی الواقع وہ اس منصب کو پورا بھی کر دیگا یعنے تمام روئے زمین پر تبلیغ اسلام کر دیگا جیسے دوسری جگہ فرمایا لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ - چوتھا - بلحاظ نفع رسانی کے یعنے اسکے وجود باجود سے تمام روئے زمین کو دینی اور دنیوی منافع حاصل ہونگے - پانچوان - اس نعمت کو یعنے تمام کیا یعنے اسکے زمانہ مین اللہ تعالے تمام ایسے وسایل اور سہولتین پیدا کر دیگا جو تبلیغ عام کے لئے اسکے زمانہ مین ضروری ہونگے۔ چنانچہ فرماتا ہے
(۱۵) وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ جب تمام کتابین اخبارات اشتہارات اور دوسری خبرین بذریعہ ڈاک مطبع تار کاغذ سازی کی مشینین ریلوی کے شائع ہونگے۔
(۱۶) وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ جب اونٹنیان دس ماہی معطل ہو جاینگی - یعنے اونپر سفر نہ کیا جاوے گا کیونکہ انکا نعم البدل ریل موجود ہوگی - حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر مین فرمایا
یترکن القلاص فلا یسعی علیہا اونٹنیان متروک ہو جائینگی - یعنے اون پر سفر نہ کیا جاوے گا۔